رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

بیا در بزم مستان تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی ؎ دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱۳ و ۱۴	مورخہ ۷ / ۱۴ اپریل ۱۹۲۵ء	جلد ۲۷

اعتذار

جیسا کہ پہلے بھی میں نے لکھا تھا میں پچھلے دنوں سے بیمار چلا آتا ہوں بواسیر کا دورہ اس مرتبہ لمبا ہوگیا۔ اور اس کے ساتھ کثرت پیشاب کی شکایت ہوگئی۔ اس سے افاقہ ہوگیا تو میں نے چاہا کہ رمضان کی برکات سے حصہ لینے کے لیئے روزہ رکھوں ابھی دو ہی روزے رکھے تھے کہ پھر کھانسی اور نزلہ کا ایسا حملہ ہوا کہ اس نے جوڑ جوڑ کو ہلا دیا۔ پیری و صد عیب پہلے ہی مشہور ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۷۔ اپریل کا الحکم شائع نہ ہوسکا اور اب یہ نمبر گویا ۷/۱۴ کی اشاعت ہے+ میں اپنے مخلص احباب سے توقع رکھتا ہوں کہ مجھے معذور سمجھیں گے۔

میں ان دوستوں کا شکر گذار ہوں جنہوں نے ان ایام علالت میں محبت و ہمدردی کے خط لکھ کر حق عیادت ادا فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

یہی امر تابب النساء کی اشاعت میں روک کا موجب رہا۔ اس کی کاپیاں لکھی جا چکی ہیں۔ چند روز میں انشاء اللہ شائع ہو جائے گا+

"عرفانی"

کاشی کے پنڈتوں کو یثرب کی لو لگا دیں

(ماخوذ از نجات)

آ ہم نشین جہاں کو پیغام حق سُنا دیں ... دُنیا کے بُت کدے کو بیت الحرم بنا دیں
باطل کے خار و خس کو پیغام دیں فنا کا ... سوزِ دروں سے دل کو آتش کدہ بنا دیں
عشق و یگانگی کے نغمے سُنا سُنا کر ... ٹوٹے ہوئے دلوں کو آپس میں پھر ملا دیں
ایماں کی روشنی سے سینے ہوں رشکِ سینا ... حُسنِ ازل کا جلوہ ہر آنکھ کو دکھا دیں
توحید کا سبق دیں تثلیث آشنا کو ... مغرب کے بادہ کش کو مشرق کی مے پلا دیں
زمزم کی میٹھی میٹھی باتیں سُنا سُنا کر ... کاشی کے پنڈتوں کو یثرب کی لو لگا دیں
تیغ ہلال لے کر عشرت کدوں سے نکلیں ... ظلمت کے لشکروں کا نام و نشاں مٹا دیں
مست الست ہو کر آئیں رہ خدا میں ... شبیر کی طرح سے مقتل میں سر کٹا دیں
باطل کی صف اُلٹ دیں خالد مثال ہو کر ... فاروق کا زمانہ دُنیا کو پھر دکھا دیں
کعبہ کا آستاں ہو اور ہو جبیں ہماری ... اس کے سوا تمنا کوئی نہیں ہماری

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

مجلس مشاورة کا اجلاس

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا ۱۱ اور ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں مجلس مشاورت کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں تمام حصص ملک کے نمائندگان جماعت احمدیہ شریک تھے پنجاب۔ شمالی مغربی سرحد۔ صوبہ دہلی۔ یو۔ پی۔ اڑیسہ۔ بنگال۔ پنجاب کی دیسی ریاستیں سندھ۔ حیدر آباد دکن۔ جوناگڑھ وغیرہ مگر یو پی کے نمائندگان کی تعداد بہت کم تھی۔ عدم حاضری کے اسباب اور موجبات کچھ بھی ہوں قابل پذیرائی نہیں ہو سکتے اسلئے کہ سلسلہ کے کام تمام ضرورتوں پر مقدم ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے حسب معمول اجلاس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا اجلاس کے کسی قدر دیر سے شروع ہونے پر آپ نے اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ

سب سے پہلے جیسا کہ میں نے قاعدہ مقرر کیا ہے اور یہ ضروری ہے سب دوستوں سے مل کر دعا کرنی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام کاموں میں اور تمام افکار اور غور میں برکت ڈالے اور اس غور اور فکر کے بعد صحیح نتیجہ پر پہنچیں پھر اس نتیجہ کے موافق صحیح سامان اور اسباب اور ان سامانوں کے صحیح استعمال کی توفیق دے۔ اور پھر ان اسباب اور سامانوں کے استعمال سے صحیح نتائج ہیں جو اسی کے ہاتھ میں ہیں برکت دے۔ نہ صرف ہمارے اور ہماری نسلوں کے لئے بابرکت کرے بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے۔

اس ارشاد کے ساتھ تمام ہال میں ایک خاموشی کا عالم طاری تھا حضرت خلیفۃ المسیح نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بہت لمبی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب کو آپ نے تلاوۃ کے لئے ارشاد فرمایا۔ حافظ صاحب کی تلاوۃ کے بعد آپ نے افتتاحی تقریر فرمائی

حضرت خلیفۃ المسیح کی افتتاحی تقریر

پروگرام کے بموجب سب سے پہلے میری ایک تقریر رکھی ہوئی ہے اور میں پچھلے سالوں میں بھی ہمیشہ شروع میں ایک تقریر کیا کرتا تھا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جن امور کی طرف توجہ دلانے کے لئے تقریر کا بڑا حصہ خرچ ہوتا تھا چونکہ جماعت کو ان امور کی طرف توجہ ہو چکی ہے اسلئے اسکے واسطے زیادہ وقت لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ کافی ہوگا اگر میں اختصاراً دوستوں کو بتا دوں۔ کہ ہمارا یہاں جمع ہونا کسی ذاتی حق کے لئے یا ذاتی کام یا ذاتی مطالبات کے لئے نہیں ہے بلکہ ہم یہاں اسلئے جمع ہوتے ہیں کہ وہ حق جو خدا کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے کسی طرح احسن طور پر انکو ادا کر سکیں اسلئے ہمارا **طریق عمل** اور طریق فکر و غور اس طریق اور اصول پر نہیں ہو سکتا جسطرح دنیا کی مجالس اور پارلیمنٹوں میں غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے حقوق کی حفاظت یا مطالبہ کریں اسلئے وہ مجالس ایک لڑائی کا میدان ہوتی ہیں جہاں مختلف خیالات اور افکار کی فوجیں جمع ہوتی ہیں اور ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اپنے اپنے حقوق کی حفاظت کریں اور اپنے مطالبات کو حاصل کریں یا اپنی جان دیدیں۔ انکے کونسل ہال گویا میدان ارزم ہوتے ہیں مگر ہمارا نقطہ نگاہ بالکل الگ ہے اور ہمارا میدان بالکل اور شکل کا ہے یہاں حقوق کا سوال نہیں اسلئے کہ ہمارے حقوق پیدائش سے پہلے مل چکے ہیں۔ ہمارا خدا جو اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ مزدور کی مزدوری اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو اسکا انتظار کیونکر کرے گا کہ ہمارا مطالبہ پڑا رہے۔ باوجودیکہ ہم محدود ذرائع رکھتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے تک بھی ہمارے پاس ادا کرنے کو نہ ہو۔ لیکن جب ایسے حالات میں بھی ہمیں یہ حکم دیتا ہے تو پھر آپ تو وہ نہایت شفقت اور مہربانی کا معاملہ کرتا ہے اور اس کے فضل و رحم کو کون ہے جو نہیں دیکھتا اور محسوس کرتا۔ پس ہم حقوق کے مطالبہ کے لئے نہیں آتے اور نہ ہمارا معاملہ کسی انسان سے ہے جو غلطی بھی کر سکتا ہے بلکہ ہمارے اجتماع کی ایک ہی غرض ہے کہ

ہم کسطرح اپنے حقوق اور ذمہ واریوں کو ادا کریں

اور جب ہماری غرض یہ ہے تو ہمارے اندر جھگڑے پارٹیاں نہیں ہو سکتی ہیں۔

ہم **سب ایک ہیں** ۔۔۔ ایک ہی مقصد کے لئے آئے ہیں۔ یاد رکھو جو لوگ اس نیت سے جمع ہوں کہ سر بطرح اپنا فرض ادا کریں ان میں جھگڑنے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہو سکتی پس اسی امر کی طرف میں توجہ دلاتا ہوں کہ ہماری غرض یہاں جمع ہونے سے یہی ہے کہ

ادائے فرض کی بہترین تدبیر سوچیں

اور اسکے لئے ضروری ہے کہ رائے دیتے وقت غصہ اور جلد بازی نہ ہو اور کسی شخص کے خلاف نہ ہو کیونکہ کسی کی ذاتی غرض اور مفاد نہیں چونکہ اس کام میں ہمیں خدا کی رضامندی مقصود ہے۔ خوب سمجھلو کہ مومن کا مقام بہت بلند ہے اور وہ عرش ہوتا ہے وہ جسم کے لحاظ سے زمین پر ہوتا ہے مگر خیالات کے لحاظ سے بلند پروازی کرتا ہے اور اس مقام پر خدا تعالیٰ کی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں پس وہ ذاتی کاوشوں سے۔ بالاتر ہوتا ہے اس کی نظر میں چھوٹے بڑے عالم جاہل مشرق مغرب کا سوال نہیں ہوتا۔ پس اپنے تمام ارادوں۔ غور و فکر اور اظہار رائے میں اپنے مقام مومنانہ کو یاد رکھو کوئی بات ایسی نہ کرو جس سے کسیکو رنج ہو یا ذاتی کاوش کا اظہار ہو۔

یہ بات بہت آسان ہے مگر میں اس سے بڑھ کر ایک مشکل امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو اندھیرے اور روشنی میں اس شخص کے خلاف اپنی رائے قائم نہ کرنے دو جس سے رنجش ہو۔ بعض وقت وہ خود بھی نہیں جانتے۔ کہ رنج کا دخل ہے اسلئے نفس کو ٹٹولنا چاہیے کہ کہیں وہ کسی آلائش رنج میں تو مبتلا نہیں اور کیا اسکی دلائل عقلیہ پر مبنی ہے یا یہ کہ کیا ہمیشہ ایک شخص کے خلاف ہوتے ہیں یا ایک ہی شخص کے حق میں ہوتی ہے ایسی حالت میں نفس کو خوب ٹٹولو کہ یہ کسی خاص محبت یا طرفداری کا نتیجہ تو نہیں اور خلاف ہونے کی صورت میں کسی بیرونی محرک کے باعث ہوتی ہے یا گوشہ خاطر میں اسکی عداوت تو موجود نہیں پس اسکی حقیقت کو خوب سوچ اور **خشیۃ اللہ** کو مدنظر رکھو اور اس امر کو مدنظر رکھو کہ تھوڑی سی غلطیاں خطرناک نتائج دین کی راہ میں پیدا کر سکتی ہیں تمہارے قدم کا پھسلنا صدیوں تک نقصان پیدا کر سکتا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ ایک روز بارش ہو رہی تھی اور آپ بازار میں جا رہے تھے ایک لڑکے کو آپ نے دیکھا کہ وہ دوڑا جاتا ہے آپ نے کہا کہ میاں احتیاط سے چلو ایسا نہ ہو کہ پھسل جاؤ اس لڑکے نے کہا کہ حضور میرے پھسلنے کا حرج نہیں صرف مجھکو ہی چوٹ لگے گی لیکن اگر آپ گر گئے تو بہت بڑا نقصان ہوگا۔ امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ اس لڑکے کی بات کا میرے دل پر بہت بڑا اثر ہوا۔ ایسا ہی حال ہماری غلطی کا ہو سکتا ہے۔ اسلئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ہم لوگ جو جمع ہوئے ہیں ہمارے مشورہ کا اثر لاکھوں انسانوں پر ہی نہیں بلکہ کروڑوں پر نہیں نہیں اربوں ارب پر ہے کون کہہ سکتا ہے کہ یہ جماعت کس قدر پھیلے گی۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جماعت اس قدر ترقی کرے گی کہ مخالفوں کی تعداد اسمیں چوڑھے چماروں کی طرح رہ جائیگی۔ پس ایک وقت جبکہ اسقدر لوگ اور کثرت ہوگی اگر خدا نخواستہ ہم نے کوئی غلطی کی تو اسکا اثر اسوقت تک چلا جائے گا اسلئے اپنے معاملات کی بنیاد خشیۃ اللہ پر رکھو۔

دوسرے میں اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ میں نے **جلسہ خاص** کے موقع پر کہا تھا کہ اب قربانیوں کا زمانہ ہے مالی اور جانی قربانیاں کرنی ہونگی۔ میں نے سلسلہ کی ترقی کے متعلق بہت غور کیا ہے اور ان مشکلات پر بھی سوچا ہے جو اسکی راہ میں ہیں اور میں یہ غور کرنے سے کہہ رہا ہوں اگر خدا کا فضل نہ ہوتا اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں نہ ہوتیں اور میں اگر انکو نہ دیکھتا خدا تعالیٰ کے فضل پر میرا یقین نہ ہوتا جس قدر مشکلات آئی ہیں مجھے بہت عرصہ پیشتر ان افکار سے پاگل ہو گیا ہوتا لیکن یاد رکھو وہ مشکلات ہمارے لئے ہرگز بری نہیں

اگر خدا کی رضاء کو حاصل کر لیں

مشکل اور آسان کے الفاظ خدا تعالیٰ کیلئے نہیں یہ صرف انسان کیلئے ہیں پس خدا کی رضا کے لئے اگر مشکلات آئیں تو وہ مشکلات نہیں رہتیں اب لوگوں کے سامنے ایسے معاملات بھی پیش ہونگے جنکے متعلق نہ صرف غور کرنا ہوگا بلکہ ایسے طور پر فکر کرنا ہوگا کہ کتنی بڑی ذمہ داری پر ہے اگر آپ میری طرح اپنے نفس اور ذات کے خیال کو الگ کر کے وہمی اور خیالی امور کو چھوڑ کر غور کریں گے تو وہی محسوس کرینگے جو میں کرتا ہوں مگر ان مشکلات اور احساسات کو دیکھ کر مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں **کم ہمت** اور مایوس **انسان** کہلانے کا مستحق نہیں خدا تعالیٰ کی ایک کتاب میں فرمایا گیا ہے کہ خدا نے **انسان** کو اپنی شکل پر پیدا کیا اگر وہ صحیح طور پر ان قویٰ سے کام لے جو خدا تعالیٰ نے اسکو عطا کئے ہیں تو وہ اتنی ترقی کر سکتا ہے کہ دوسرے کہیں **خدا کا کام کرتا ہے۔**

ہمنے دیکھا ہے کہ لوگوں نے ایسے آدمیوں کو خدا قرار دیا حالانکہ وہ کہتے تھے کہ ہم خدا نہیں مگر بعض لوگ جنکی نظریں وسیع نہیں وہ ان کے حیرت انگیز کاموں کو دیکھ کر انکو خدا کہتے رہے یہ صرف **انسانی عمل کے دائرہ کی وسعت پر دلالت کرتا ہے**

پس کم ہمتی اور مایوسی کی ضرورت نہیں سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ خدا نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور وہ اسکو پھیلانا چاہتا ہے اس یقین سے پھر کر اگر ہم اپنے قدم مضبوط رکھیں اور اپنے رویہ کو درست تو **یقیناً فتح ہماری ہے۔**

اسلئے دونو باتوں کے درمیان رہنا چاہیئے جبتک مشکلات کو نہ سمجھیں اور اسکا اندازہ نہ کریں ان مشکلات کا حل نہیں کر سکتے اور خدا تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان اور یقین رکھ کر مایوسی کو پاس نہ آنے دیں اور اپنی ہمت کو مضبوط کر کے قدم اٹھائیں۔

اس کے بعد آج کی کارروائی کے متعلق میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ

... سوالات کا جواب دیا جاوے مجھے افسوس ہے کہ بعض سوال کرنے والوں نے اس مجلس کی حقیقت کو نہیں سمجھا یہ شوریٰ کی مجلس ہے اگر ایگزیکٹو باڈی اس سے الگ ہی ہے اور وہ براہ راست خلیفہ کے ماتحت ہیں مجلس شوریٰ میں اصولی سوال کرنے کا حق ہے مگر جو تفصیلات خواہ وہ تعلق رکھتی ہیں ... نہیں اسلئے کہ اس سے بدظنی پیدا ہو کر جماعت میں تفرقہ پیدا کر دیگا جس کا دور کرنا پھر ہمارے اختیار سے باہر ہوگا۔ پچھلے سال بھی میں نے کہا تھا کہ اسجگہ سوالات مجلس شوریٰ کی کارروائی کے متعلق ہونے چاہئیں۔ میں نے خود کہا تھا کہ مجلس شوریٰ کے ممبروں میں سے ایک سب کمیٹی مقرر ہوگی جو ناظروں کے کام کی نگرانی کریگی یعنی وہ نقائص کو دیکھ کر خلیفہ کے سامنے پیش کرے گی۔ پھر بعد میں بتاؤں گا کہ ان سوالات سے کیا خطرناک نقائص پیدا ہوتے ہیں اس مجلس کا یہ منشا نہیں کہ ایمپیریل اور لوکل گورنمنٹوں کے نظارتی پیش کئے جائیں آئندہ اس اصل کو مدنظر رکھا جاوے کہ اس مجلس میں مجلس شوریٰ کے ریزولیوشنوں پر سوال کئے جا سکتے ہیں اور کرنے چاہئیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی اس تقریر کے بعد ناظر اعلیٰ۔ ناظم بکڈپو۔ ناظر بیت المال۔ ناظر امور عامہ اور سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ نے سوالات کے جواب دیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۰ را پریل کے پہلے اجلاس میں سوالات کی نوعیت اور ان کے نتائج پر جو تقریر فرمائی وہ جماعت میں انشاء اللہ ایک نئی روح اور قوت پیدا کرے گی۔ جسے اگلی اشاعت میں انشاء اللہ العزیز شائع کر دیا جائے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۹۱۵ء کے سالانہ جلسہ پر خلافت راشدہ میں پیدا ہونے والے فتنے بیان کر کے جماعت کو تنبیہ کیا تھا کہ بعض لوگ دوستوں کے لباس میں مرکز کے متعلق مختلف قسم کی باتیں پھیلایا کرتے ہیں جس سے خطرناک نتائج پیدا ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ جو اصطلاح شریعت میں منافق کہلاتے ہیں تمام ربانی سلسلوں کے ساتھ لگے رہتے ہیں پس ان کے فتنہ سے محفوظ رہنے کا یہ بہترین طریق ہے کہ اگر وہ کوئی ایسی بات کہیں جس سے کسی قسم کی بدظنی یا غلط فہمی پیدا ہوتی ہو تو فوراً حضرت امام تک پہنچانی چاہیئے اور اس شخص کو پیش کر دینا چاہیئے تاکہ آئندہ کیلئے اسکا سدباب ہو جب تک اس طریق پر عمل نہ کیا جاوے گا ایسے لوگ زہر پھیلانے سے باز نہیں رہ سکتے۔

بہرحال سوالات کے جوابات دیئے جانے کے بعد ہر ایک صیغہ کے ناظر نے اپنی رپورٹیں سنائیں رپورٹوں میں بہترین رپورٹیں بکڈپو اور تالیف و تصنیف اور تعلیم و تربیت کے ناظر صاحبان کی تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان پر رپورٹ کا اطلاق صحیح معنوں میں ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی اپنے ریمارکس میں انکے اس کام کو عزت و قدر کی نظر سے دیکھا۔

ناظروں کی رپورٹوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح نے سب کمیٹیوں کا تقرر فرمایا جو ایجنڈے میں آئے ہوئے امور پر غور کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ اس مرتبہ آپ نے ناظر صاحبان کو پریسیڈنٹ ان سب کمیٹیوں کا تجویز نہیں فرمایا بلکہ دوسرے احباب کو صدر بنایا گیا اور ناظر صاحبان صرف سیکرٹری کا کام کرتے رہے سوائے ناظر تالیف و تصنیف کے وہ اپنے صیغہ کی سب کمیٹی کے پریسیڈنٹ تھے۔

اس کے بعد نماز ظہر و عصر کے لئے جلسہ برخاست ہوا۔ نمازیں جمع ہو کر مسجد نور میں حضرت نے پڑھائیں اور اسکے بعد دوسرے اجلاس میں سب کمیٹیاں اپنی اپنی مقررہ جگہوں پر شام تک کام کرتی رہیں۔ اور اس طرح پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی۔

رات کو جناب نیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر یورپ اور تبلیغ افریقہ کے متعلق میجک لینٹرن کے ساتھ ایک لیکچر دیا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح بھی شریک تھے۔ یہ لیکچر نہایت کامیابی سے ختم ہوا اور اسکے ذریعہ احباب میں تبلیغ سلسلہ کے لئے مزید دلچسپی پیدا کی گئی۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی افریقہ کی تبلیغ کے متعلق اسکی اہمیت اور اپنی خوشی کا اظہار فرمایا نیر صاحب کی یہ کوشش بہت اچھی قدر ہے اللہ تعالیٰ اسکو ہمیشہ ہمیش اپنے سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔ (باقی آئندہ)

ماسٹر چراغ دین صاحب روشن کا انتقال

معزز معاصر میونسپل گزٹ کے ایڈیٹر منشی محمد دین صاحب نے لاہور کے مشہور و معروف پبلک مین ماسٹر چراغ دین صاحب روشن کے انتقال کی خبر بغرض اشاعت بھیجی ہے جسکو میں انہی کے الفاظ ہی میں درج کر دیتا ہوں۔

مجھے ذاتی طور پر بھی ماسٹر صاحب کی وفات کی خبر سے تکلیف ہوئی ہے اسلئے کہ وہ ایڈیٹر الحکم کے لاہور کے گورنمنٹ موڈل سکول میں درجہ مائی میں کلاس فیلو تھے اور اسکے بعد بھی انہوں نے ان تعلقات کو باوجود عقائد میں اختلاف کے قائم رکھا۔ وہ ایک مخلص معتمر علیہ دوست تھے جنکی حقیقی دوستی پر انسان فخر کر سکتا ہے۔ مخلوق کی نفع رسانی کی سپرٹ انہیں بہت تھی۔ وہ دوسروں کے بھلے کے لئے کام کرنے کا جوش رکھتے تھے۔

مجھے اس صدمہ میں ان کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے لیکن یہ افسوس مجھکو ہمیشہ رہے گا کہ انہوں نے سلسلہ کے ساتھ اپنا پیوند قائم کیا اور وہ اسکی شناخت سے محروم گئے۔

انہوں نے کسی مخالفت میں حصہ نہ لیا اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے ادبی سن سکتے تھے مگر میں اسے کوئی وقعت نہیں دیتا جبکہ انہیں قبول کرنے کی توفیق نہ ملی۔ اب انکا معاملہ اللہ کریم سے ہے ذاتی طور پر روشن صاحب ایسے دوست کے جدا ہو جانے کا افسوس قدرتی امر ہے۔ (عرفانی)

اہالیان پنجاب اس خبر کو یقیناً نہایت رنج و افسوس سے سنیں گے کہ لاہور کے مشہور پبلک مین ڈاکٹر ماسٹر چراغ الدین صاحب روشن ایک عرصہ کی علالت کے بعد قریباً پچاس سال کی عمر میں ۱۱ر اپریل کی صبح کو انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے متعلقین بلکہ بے شمار ملنے والوں کے دلوں میں اپنی یاد زندہ چھوڑ گئے کیونکہ آپ ابتدائے شعور سے پبلک کاموں میں دلچسپی لیتے رہے۔ لاہور میں ٹمپرنس کانگریس آپ نے ہی پھیلایا میونسپلٹی میں ہمیشہ قابل ممبروں کو بھجوایا اور میونسپلٹی کے ہوس ٹیکس لگانے کی مخالفت میں بیس سال تک کامیاب ہوتے رہے۔ انجمن حمایت اسلام کی جب ۱۹۰۵ء میں ایک جماعت مخالفت پر آمادہ ہوئی اور انجمن کو نقصان پہنچانا چاہا تو آپ ہی میدان میں آئے اور میونسپل گزٹ میں ایسا سلسلہ مضامین شائع کرایا کہ مخالفوں کو آخر ناکام ہونا پڑا۔ انجمن کی انتظامی کمیٹی کے ممبر اور کتب خانہ انجمن کے مدت تک اونریری لائبریرین رہے۔ شاہی مسجد کے فرش کی مرمت کیلئے کافی چندہ جمع کیا۔ نابالغ بچوں میں انسداد تمباکو نوشی کا بل آپ کی مساعی جمیلہ اور محنت شاقہ کے ساتھ پنجاب کی کونسل میں پاس ہوا۔ وضع و ہر ذاتی اوصاف میں ایک نیک دل و بے لوث دوست تھے جو ہندو و مسلم اتحاد کا بہترین نمونہ اور پورے پابند وضع تھے اور ہمیشہ ہر حاجتمند کی امداد کو تیار ہو جاتے افسوس ہے کہ ایسے جوہر قابل کو چند سالوں سے بیماری نے پبلک خدمت سے معذور کر رکھا تھا۔

دراصل ملک کی بدقسمتی ہے کہ آپ اس وضع و قابلیت کے لوگ اُٹھتے جاتے ہیں ملک انکا نعم البدل پیدا نہیں کرتا۔ آپ کے انتقال کی باوجودیکہ قلت وقت کے سبب پورے طور پر اطلاع نہیں ہو سکی تاہم جنازہ کے ساتھ ان کے مسلمان دوستوں کے علاوہ ہندو احباب بھی موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے اکلوتے لخت جگر شیخ محمد ضیاء الدین صاحب منشی ملازم محکمہ جنگلات سوتر منڈی لاہور کو صبر عطا فرماوے اور مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت الحمدللہ اب اچھی ہے باوجود مجلس مشاورت میں سارا دن کام کرنے کے آپ سلسلہ کے دوسرے کاموں میں بھی پوری طرح مصروف رہے۔ ابھی بعض احباب قادیان میں موجود ہیں۔

(۲) حضرت امّ المومنین کی طبیعت بھی رو بصحت ہے۔

(۳) حضرت اقدس کے نکاح کی تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام اور مدرسہ احمدیہ میں ایک ایک دن کی تعطیل رہی۔ اور دفاتر بھی ایک دن کے لئے بند رہے۔

(۴) چودھری نصر اللہ خان صاحب کے چچا کا انتقال ہو گیا حضرت خلیفۃ المسیح نے انکا جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے بعد پڑھا۔ اور چودھری نصر اللہ خان صاحب کے اس ایثار و قربانی کا ذکر فرمایا کہ باوجودیکہ انکی علالت کی خبر آچکی تھی مگر وہ محض سلسلہ کے کاموں اور مجلس مشاورت کے قریب آجانے کی وجہ سے نہ جا سکے۔

(۵) موسم میں اب گرمی کا رنگ آ رہا ہے اور فصلوں کی کٹائی کا کام سرعت سے شروع ہو گیا ہے۔

درخواست دعا

احباب ان تمام طالب علموں کے لئے جنہوں نے امسال انٹرنس کا امتحان دیا ہے کامیابی کے لئے دعا کریں۔ خادم الحکم کے بیٹے محمد داؤد نے بھی امتحان دیا ہے اسکی کامیابی کے لئے بھی دعا کی جاوے۔

(عرفانی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصحاب

حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ

دنیا میں انقلاب اور حوادث کی ایک ایسی زبردست رو جاری ہے کہ انسان اسکا تصور بھی نہیں کرسکتا۔ اخیر ستمبر ۱۹۱۹ء میں جب میں لکھنؤ کانفرنس میں شمولیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نامزد کردہ **وفد** کا ممبر ہو کر گیا تو مجھے ہرگز امید نہ تھی کہ میں قادیان کی سرزمین سے تین سال کے لئے باہر رہونگا مجھے اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں لاہور پہنچ جانا لازمی تھا مگر مجھے دکن کا ایک ایسا سفر پیش آیا کہ میں اکتوبر ۱۹۲۲ء سے پہلے باوجود شدید خواہش بعد کوشش کے واپس نہ آسکا۔ اس عرصہ میں بعض نہایت ہی مخلص دوست ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے پھر سال گذشتہ میں جب سفر یورپ پیش آیا تو اس غیر حاضری میں بھی بعض بزرگ اور دوست **عالم بقا** کو سدھار گئے **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** میں اپنا اخلاقی اور منصبی فرض سمجھتا ہوں کہ جن بزرگوں اور دوستوں سے سالہا سال اور عرصہ دراز کا رسمی نہیں بلکہ محبت و اخلاص کا تعلق چلا آیا ہے انکا ذکر الحکم کے ذریعہ کروں ان بزرگوں اور دوستوں میں سے سب سے پہلے میں

حضرت میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ

کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں کیا اسلئے کہ خدا تعالیٰ نے انکو وہ عزت اور عظمت دی تھی کہ اب دنیا میں کسی شخص کو نہیں مل سکتی خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے یہ مقدر کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ انکو **سسری ابوت** کا فخر حاصل ہو اور اس طرح پر انکو ایک **امۃ مسلمہ** کا نانا ہونے کا شرف ملے۔ اور کیا اسلئے کہ ذاتی طور پر انہیں ایسی قربانیاں اور کمالات تھے کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں ایک **محسن** اور **واجب الاحترام** بزرگ تھے انکی **خدمات** انکی **قربانی** سلسلہ کے لئے کوئی ایسی چیز نہیں کہ وہ میری کسی معرفی کی محتاج ہو۔ وہ اپنے پیچھے اسقدر نمونے اور یادگار بیں نیکی کی چھوڑ گئے ہیں کہ

انکو دنیا میں بھی ابدی حیات حاصل ہے

۱۸۹۶ء میں جبکہ میں لودھیانہ کے میونسپل بورڈ

میری پہلی ملاقات ہائی سکول میں **سپیشل کلاس** کا طالب علم تھا حضرت **میر ناصر نواب صاحب** رضی اللہ عنہ سے میری پہلی ملاقات ہوئی۔ میری عمر اسوقت ۱۴ سال کی تھی۔ مجکو عیسائیوں سے مباحثات کرنے کا شوق تھا۔ ان **ایام** میں جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور ان کے برادر معظم حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ لودھیانہ میں حضرت مولوی عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ کے حلقہ تلامذہ میں تھے۔ عیسائیوں سے **مباحثات** کا شوق مجھے شیخ اللہ دیا صاحب جلد ساز کی دوکان پر لے گیا۔ جہاں **رد نصاریٰ** کی کتابوں کی ایک چھوٹی سی **لائبریری** تھی اور اخبار منشور محمدی بنگلور کے فائل موجود تھے خود شیخ صاحب اس **فن** میں کمال رکھتے تھے۔ حضرت **میر صاحب** رضی اللہ عنہ ان ایام میں لودھیانہ تھے اور روزانہ وہاں تشریف لاتے۔ حضرت میر صاحب پکے اور مخلص **عامل بالحدیث** تھے۔ خود شیخ اللہ دیا صاحب بھی اہل حدیث تھے میں خود ان ایام میں حنفی کہلاتا تھا ایک شخص حافظ **عبدالباقی** صاحب (جو کٹر **حنفی** تھے) بھی روزانہ وہاں آتے اور عصر کی نماز کے بعد شیخ اللہ دیا صاحب کی دوکان پر ایک اچھا خاصہ مذہبی مجمع ہو جاتا تھا **مشن کمپونڈ** سے آنیوالے پادری اسی راستہ سے گذرتے اور وہاں ضرور ٹھہر جاتے کبھی ان سے اور کبھی حضرت میر صاحب اور حافظ صاحب سے مذہبی **مذاکرات** کا سلسلہ جاری رہتا۔

ان مجلسوں کی جب یاد آتی ہے تو عجیب لطف اور سرور طبیعت میں پیدا ہوتا ہے۔ غرض انہیں ایام میں حضرت **میر صاحب** رضی اللہ عنہ سے میری واقفیت ہوئی۔ اور خدا کا احسان اور محض فضل ہے کہ آج ۲۸ برس کے بعد میں اس تعلق کو زیادہ **شیریں** بہت **مضبوط** اور موثر پاتا ہوں۔ پس میں حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق جو کچھ لکھوں گا وہ میرے ۲۸ سالہ تجربہ کا نچوڑ ہے۔

میں میر صاحب قبلہ کی زندگی کے تفصیلی حالات اور سوانح اسمقام پر لکھنے کے لئے تیار نہیں بلکہ میں انکی **سیرۃ** کے بعض شمائل کا تذکرہ کرونگا جو ہمارے لئے **نشان سبیل** ہو سکتے ہیں۔

سادگی اور بے تکلفی

جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے میں ۱۸۹۶ء میں پہلی مرتبہ حضرت نانا جان سے ملا۔ اول سب سے پہلی بات جسنے مجھے انکی طرف متوجہ کیا اور میرے دل پر انکی عظمت کا نقش ہوا وہ انکی **سادگی** تھی۔

ان کے لباس میں کبھی **نمائش** یا **آرائش** کا پہلو مدنظر نہ ہوتا تھا بلکہ لباس کی غرض صحیح ستر پوشی اور موسمی لحاظ سے گرمی یا سردی سے بچاؤ ہوتا تھا۔ وہ ٹخنوں سے اونچا پاجامہ پہنا کرتے تھے اور چھوٹی سی سفید پگڑی یا ترکی ٹوپی جو عموماً بغیر پھندنے کے ہوتی پہنتے تھے اخیر عمر میں افغانی ٹوپی کی طرز پر ہندوستان کی بنی ہوئی ٹوپی بھی پہنتے رہے۔ ان ایام میں انکا لباس کرتہ صدری اور اوپر سفید چغہ ہوتا تھا اور پاؤں میں لودھیانہ کی بنی ہوئی جوتی۔ غرض لباس میں کوئی تکلف نہ تھا۔ اور نہ کبھی انھوں نے اپنے عہدہ اور منصب کے لحاظ سے کسی برتری کا اظہار کیا۔ وہ غرباء کی مجلس میں آکر بیٹھتے اور جب تک بیٹھے رہتے مذہبی اور دینی تذکرے ہوتے۔

راستگوئی اور ایمانی جرأت

حضرت میر صاحب ان ایام میں اہلحدیث تھے (جنکو اس زمانہ میں وہابی کہتے تھے) اور اس گروہ کی سخت مخالفت ہوتی تھی۔ لودھیانہ وہاں کے مشہور کافر گر علماء "عبدالعزیز" وغیرہ کے اثر کے نیچے تھا۔ اور اہلحدیث کی مخالفت ہوتی تھی مگر حضرت **میر صاحب** نے کبھی اپنے عقائد کے اخفاء کی کوشش نہ کی جہاں ذکر آتا دلیرانہ انکا اظہار کرتے اور یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ شریر سے شریر لوگ بھی انکے سرنگوں ہوتے تھے جس عقیدہ کو انھوں نے صحیح سمجھا اسمیں کسی اپنے پرائے کا خیال نہیں کیا خدا کے لئے اسے قبول کیا۔

انکی زندگی میں اسکی بڑی نمایاں مثال یہ بھی ہے کہ ایک زمانہ میں جو زیادہ سے زیادہ ایک یا دو سال کا ہوگا انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو قبول نہیں کیا باوجود اس تعلق اور رشتہ کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے انہیں تھا انھوں نے بعض دلائل عقلیہ اور شرعیہ سے اسکو سمجھ نہ لیا انکار کیا اور نہ صرف انکار کیا بلکہ مخالفت کی۔ یہ مخالفت گو ناجائز تھی مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھی خدا کے لئے اسلئے وہ اس اختلاف میں بھی انشاء اللہ ماجور ہوں گے۔ ۱۸۹۳ء کے سالانہ جلسہ پر وہ قادیان آئے اور اسوقت مخالف ہی تھے مگر اس جلسہ کی برکات نے انکے سینہ کو کھولدیا اور پھر کبھی کسی شک و ریب نے راہ نہ پائی۔ اور اسکے لئے انھوں نے بہت بڑی بڑی قربانیاں کیں اپنے بہت سے عزیزوں اور زمانہ اہل حدیث کے معزز دوستوں کو خدا کے لئے ترک کردیا۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور سید نذیر حسین صاحب دہلوی سے بہت محبت کے تعلقات تھے مگر خدا کی رضا کے لئے انھوں نے

اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ

کا نمونہ دکھایا۔ انکی دلیری جرأت اور صاف گوئی جماعت میں ضرب المثل بھی اگرچہ اس میں لازمی حرارت بھی ہو۔ ہر معاملہ میں وہ **راستبازی** ہی کام لیتے تھے اور اسکے اظہار میں وہ ظاہر داری اور خودداری کے پہلوؤں کو ہمیشہ لغو سمجھتے تھے میں اس موقعہ پر ایک واقعہ کا بیان کرنے سے نہیں رک سکتا۔ وہ محکمہ نہر میں ملازم تھے افسران نے ایک قاعدہ کے ماتحت ان سے سو روپیہ نقدی ضمانت طلب کی ان کے معاصرین نے نذر ضمانت داخل کردیا مگر میر صاحب نے کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں ہے۔ اور فی الحقیقت نہیں تھا۔

جو کام انکے سپرد تھا (اور سیر کا کام) وہ ایسا تھا اسمیں ہزاروں روپیہ پیدا کرسکتے تھے اور لوگ کرتے تھے مگر وہ حلال اور حرام میں خدا کے فضل سے امتیاز کرتے تھے اور انکی ملازمت کا عہد رشوت ستانی کے داغ سے بالکل پاک رہا۔

غرض انھوں نے صاف کہا کہ میرے پاس روپیہ نہیں۔ دوستوں نے افسروں نے ہر چند کہا کہ آپ روپیہ کسی سے قرض لیکر داخل کردیں آپ یہی کہتے رہے کہ میں قرض ادا کہاں سے کرونگا۔ میری ذاتی آمدنی سے قرض ادا نہیں ہو سکتا اور رشوت میں لیتا نہیں۔ آخر انکو نوٹس دیا گیا کہ یا تو روپیہ داخل کرو ورنہ علیحدہ کئے جاؤ گے۔ انھوں نے عزم کرلیا کہ علیحدگی منظور ہے مگر معاملہ چیف انجینیر تک پہنچا۔ جب اسنے کاغذات کو دیکھا تو اسے بہت ہی خوشی ہوئی کہ اسکے محکمہ میں

ایسا امین موجود ہے

وہ جانتا تھا کہ سب اور سیر اور اوور سیر ہزاروں روپیہ کما لیتے ہیں جو شخص **ایکسو روپیہ** داخل نہیں کرسکتا اور اسے علم ہے کہ اس عدم ادخال کا نتیجہ ملازمت سے علیحدگی ہے قرض بھی نہیں لیتا کہ اسکے پاس ادا کرنیکا ذریعہ نہیں یقیناً وہ **امین** ہے اور میر صاحب کو ادخال ضمانت سے مستثنیٰ کردیا۔ یہ تھا اثر انکی **دیانتداری** اور راستبازی کا تمام محکمہ کو اسپر حیرت تھی۔ میر صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک بنگالی ہیڈ کلرک انکا دوست اسی محکمہ میں تھا۔ اسنے ہر چند چاہا کہ وہ اپنے پاس سے انکی ضمانت کو داخل کردے مگر میر صاحب نے اسکو بھی اجازت نہ دی۔ یہ ایک ہی

...میر صاحب کی **سیرۃ** کے پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے اس سے انکی ...بازی۔ دیانت۔ ادائے قرض کا فکر اور عہد کی پابندی ایک ...قت ثابت ہوتی ہے۔ انہوں نے اس بات کی پروا نہ کی کہ انکے ...ہم اور رفقاء کار کیا کہیں گے کہ ایکسو روپیہ میر صاحب کے پاس ...یہ تو بھلا **ملازمت** کا معاملہ تھا لوگ تو عام طور پر ...**عداری** قائم رکھنے کے لئے بھی اگر پاس نہ بھی ہو تو انکار ...کرتے اور خواہ قرض لے کر ہی دینا پڑے دوستوں اور روبرو ...سامنے اپنی تہیدستی کا اظہار نہیں کرتے اور یہ ظاہر ہی نہیں ہونے ...ملنے کہ ان کے پاس روپیہ نہیں مگر حضرت میر صاحبؓ نے اس ...مشیخت کی پروا نہ کی اور صاف طور پر اپنی حالت کا اظہار ...۔ ہم سب جانتے ہیں کہ ایسے موقعہ پر لوگ کس جرأت سے کام ...ہیں غرض وہ **راستبازی** اور **جرأت** کے ...مجسمہ تھے اور سچی بات کے کہنے سے خواہ وہ کسی کے بھی خلاف ...ھی رکھتے نہیں تھے۔ اور یہ مثل بھی بار ہا پڑھا کرتے تھے

...بات سعدا گر بود کہ سب کے منہ سے اترا رہے

...ضی ... ت بازی جرأت اور دلیری ان کے محکمہ میں ضرب ...لی تھی۔ اور یہ جرأت محض انکی دیانت اور ادائے فرض کا نتیجہ تھی ...کبھی بڑے سے بڑے افسر سے بھی نہ ڈرتے تھے اور اپنے معاملات ...متعلق اس دلیری سے جواب دیا کرتے تھے کہ دوسروں کو حیرت ہوتی ...۔ باوجود طبیعت میں تیزی اور غصہ کے کسی سے دشمنی اور ...راوت نہ ہوتی تھی اور دل کو ہمیشہ کینہ سے صاف رکھتے تھے اور جب ...مل جاوے اور اپنی غلطی کا علم ہو جاوے تو غلطی سے رجوع کر کے ...کو قبول کرنے میں ذرا بھی تامل نہ ہوتا تھا عام طور پر وجاہت ...مائے علم و نجابت ... کو اپنی بات کی پیچ کی عادت ڈال ... ...ان ... مگر خدا تعالیٰ نے میر صاحب قبلہ کو اپنی غلطی ...رجوع کرنے میں بھی جرأت اور دلیری عطا کی تھی جیسا کہ میں پہلے ...بیان کیا ہے کچھ عرصہ حضرت **مسیح موعود** علیہ السلام کا دعو ...ھ میں نہ آیا مخالفت کرنے لگے لیکن جب اسکی حقیقت کھل گئی تو ...غلطیوں کا علی رؤوس الاشہاد اقرار کیا اور ایک اعلان شائع ...کے رجوع کیا اس کے بعد ان کے بہت سے دوستوں نے جو مخالف ...تھے انکو پھر جادہ مستقیم سے ہٹانا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے انکے سینہ کو ...دیا تھا انہوں نے قطعاً توجہ نہ کی اور خود ان کو تبلیغ کرتے رہے ...و نا فیوماً اس جوش اور غیرت دینی میں ترقی کرتے رہے۔

...اف دلی

حضرت میر صاحب بہت ہی نیک دل اور سینہ صاف پاکیزہ طبیعت رکھتے تھے اگر کسی سے ناراض ہوتے ...وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ساری عمر اب اس سے آپکا کوئی ...نہیں رہے گا مگر آپ کی عادت میں یہ امر داخل تھا کہ تین دن ...زیادہ غصہ کبھی نہیں رکھتے تھے اور خود سب سے پہلے السلام ...کم کہتے اور صفائی کر لیتے تھے اور نہ صرف صفائی کرتے بلکہ بعض ...ت معذرت کرنے میں انہیں تامل نہیں ہوتا تھا اس خصوص میں آپکی ...کے بعض واقعات خاص اثر رکھتے ہیں۔

سفر کا ایک واقعہ

ہماری جماعت میں فلاسفر صاحب میاں ...الدین نام مشہور ہے جن ایام میں حضرت میر صاحب ...لیکر تشریف لائے۔ فلاسفر صاحب سے کسی بات پر تکرار ہو گیا اور نوبت ...

علماء سوء کے ہاتھوں سے اسلام کو بچاؤ

الحکم میں یہ تحریک متواتر جاری ہے کہ اسلام کے سب سے بڑے دشمن **علماء سوء** ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو گمراہ کر دیا ہے اور اپنے سفلی اغراض و مقاصد کے لئے ناواقف اور سادہ طبع عوام کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ **علماء سوء** کی ان کرتوتوں سے سمجھدار طبقہ اب واقف ہو رہا ہے اور اسکے متعلق ہر طرف سے آوازیں اٹھنی شروع ہو گئی ہیں۔ اگر یہ تحریک اخلاص اور جوش سے جاری رکھی جاوے تو انشاء اللہ وقت قریب ہے کہ

حقیقی خدمات اسلام ہونگے

اتحاد المسلمین کے لئے جو کوشش جاری ہوئی ہے وہ بھی اسی صورت میں کامیاب ہوگی جبکہ **علماء سوء** کو الگ کر دیا جائیگا اور اندرونی اختلاف کو مخالفت اور عداوت کا رنگ نہیں دیا جائیگا۔ تعلیم یافتہ اور آزاد خیال طبقہ کے مسلمانوں کو مناسب ہے کہ وہ مسلمانوں کو تعصب و عناد کی ان زنجیروں سے نجات دلائیں جب تک **علماء سوء** کا انسداد نہیں ہوگا اسلامی دنیا میں امن و سکون اور **اتحاد عمل** ناممکن ہے۔ میں آج ذیل میں کا اقتباس معزز ہمعصر **مشرق** سے دیتا ہوں انکو پڑھ کر صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ گروہ کس قدر مضر اثر پیدا کر رہا ہے۔

"غالباً ہماری عمر میں یہ پہلا اتفاق ہے کہ "تبلیغ کانفرنس" کی خوشگوار صدائیں آج کانوں میں پڑ رہی ہیں، مسلمانان لکھیم پور بالعموم اور بانیان کانفرنس بالخصوص ہماری دلی شکر گزاری کے مستحق ہیں، ہماری حمیت اسلامی سے انکو کم از کم یہ توقع ضرور ہوگی کہ ہم انکی محنتوں کو بارآور کرنے کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور ہر مقام پر تمام ہندوستان میں ایسی کانفرنسیں بھی منعقد کریں بلکہ ہر جگہ ان رزولیوشنوں پر جو ان کانفرنسوں میں پاس ہوں دامے درمے قلمے سخنے اپنی اپنی حیثیت کے موافق عمل کریں اور ہمارا ہر فرد اپنی اپنی جگہ ایک مبلغ بنجاوے۔ یہ ہی سچی اسلامی خدمت جو خدا کی طرف سے ہم پر فرض ہے اور جسکی تعمیل ہی میں دنیا اور آخرت کی سرخروئی حاصل ہے"۔

صاحب صدر فرماتے ہیں کہ گذشتہ پچاس سال میں تقریباً ۸۰۰۰ آٹھ ہزار عالم مذہبی مدارس سے فارغ ہو کر اور سندیں لیکر نکل چکے ہیں مگر کسیکو نہیں معلوم کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ ہم بصد ادب عرض کرتے ہیں کہ یہ سند یافتہ علماء بیکار نہیں ہیں بڑا کام کر رہے ہیں اگر تبلیغ اور اتحاد بین المسلمین کا نہیں تو باہمی منافرت پیدا کرانے اور مخالفین اسلام کی ہمت بڑھانے میں فی الحقیقت کمال دکھا رہے ہیں ہر شخص واقف ہے کہ ان سند یافتہ علماء کے وجود قائم ہونے سے بیشتر ہمارے باہمی تعلقات نہایت خوشگوار تھے۔ فرقہ وارانہ بحث و مباحثہ چند مسئلوں تک خاص طبقوں میں محدود تھے مسلم پبلک کو ان قصوں سے زیادہ سروکار نہ تھا مگر ان سند یافتہ علماء نے باہمی شادی بیاہ حرام ٹھہرا کر الم نشرح کیا۔ نظر نیاز فاتحہ درود اور عرس وغیرہ کو بدعت قرار دیکر اور سر بازار تبرے کہلوا کر تعصبات کی آگ ایک سرے سے دوسرے سرے تک مشتعل کرا دی جس کے بجھائے بغیر آب گنگ ناممکن ہے۔ یہ حضرات حضور خاتم النبیین صلعم کے سچے جانشین اور وحی الٰہی کے کامل مفسرین تو بن بیٹھے مگر انک لعلیٰ خلق عظیم کے معنے تک نہ سمجھ سکے اس طرف سے جب کچھ سیری ہوئی تو میدان سیاست میں مدبرین جہان کو شرمانے کھڑے ہو گئے اور کبھی کچھ کبھی کچھ فتوے دیکر دنیا میں اسلام جیسے پاک مذہب کا مضحکہ اڑا دیا۔ اور مسلمانان ہند کو ایک فتنہ عظیم میں لا ڈالا۔ ہم بالکل کمزور ہو چکے ہیں اور ان حضرات کے مزید احسان برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہمارا ہر فرقہ اپنے اپنے عیوب کو دیکھے اور ہمارا ہر فرد اپنے اپنے عقائد اپنی اپنی جگہ دل میں رکھے۔ ایک دوسرے سے شیر و شکر ہو کر رہے۔ اپنی کہے دوسرے کی سنے اور غور کرے کسی سے پرخاش اور تعصب بالکل نہ رکھے اور ہر فرقہ اتحاد بین المسلمین اور تبلیغ کانفرنسوں میں اپنی اپنی قوتوں کو تمام و کمال صرف کر دے۔ جبکہ بیرونی حملوں سے فراغت پالیں اور مضبوط ہو لیں تو فرقہ وار کانفرنسوں کی خاص اور مناسب صورتیں باہمی مشوروں سے نکال سکتے ہیں۔ فی الحقیقت یہی دو کانفرنسیں (اتحاد بین المسلمین اور تبلیغ) اسلام کی شعاعیں ہندوستان بھر میں پھیلا کر مخالفین اسلام کی ہمتوں کو پست اور دانتوں کو کھٹا کر سکتی ہیں اور ان ہی کی طرف ایمان والے مسلمانوں کو ہمہ تن متوجہ ہو جانا چاہئے۔

افسوس ہے کہ مشرکین و کفار جن کے خدا تک جدا ہوں ایک بن بیٹھیں اور کوئی کسی کے عقیدوں سے مطلق سروکار نہ رکھے مگر مسلمان بھائی جنکا خدا ایک ہو۔ رسول ایک۔ کتاب ایک ایک نہ ہو سکیں اور اخوت اسلامی کو لفظ مہمل ٹھہرا دیں۔ جو لوگ ذات پات کے ماننے والے چھوت چھات والی ذاتوں سے مرکب ہوں اور آپس میں ایک دوسرے کا چھوا تک کھانا حرام سمجھیں باہم بغلگیر ہوں مگر مسلمان جنہیں سب مساوی ہوں اور جو ایکدوسرے کا جھوٹا کھانے میں ثواب سمجھتے ہوں بالکل مختلف نظر پڑیں اور اپنی متحد آواز تک قائم نہ کر سکیں۔

افسوس ہزار افسوس کہ غیر مسلم اسلام کی تعلیم سے فائدہ اٹھاویں اور اسکی تقلید اپنے یہاں جاری کریں مگر مسلمان انکو دیکھ کر بھی سبق نہ لیں۔

کہاں ہیں وہ مسلمان جو ہندو مسلم اتحاد کی خاطر سوراج کی خاطر جیلخانوں تک کو جنت کا دروازہ سمجھتے تھے؟ آج اتحاد بین المسلمین کی طرف توجہ بھی نہیں فرماتے۔ ان کی روپوشی اور خاموشی کی کوئی وجہ ضرور ہوگی۔ اور شاید یہ وجہ ہو کہ انھوں نے دنیا کو دین پر ترجیح دیکر اپنی رسوائی خریدی۔ کاش وہ رونما ہوں اور اتحاد بین المسلمین اور تبلیغ کانفرنسوں کی سوراج خلافت فنڈ سے اشاعت کریں اور دین دنیا میں ابد الآباد سرخرو رہیں۔

ہم اخبار مدینہ اور مشرق کے شکر گزار ہیں کہ وہ ہماری خاموشی سے ہمت نہیں ہارتے اور مسلمانوں کو پکار رہے ہیں مگر یہ دو اخبار کریں تو کیا۔ کوئی ٹس سے مس تک نہیں ہوتا۔ کاش! مسلمانوں کا اسلامی خون موجزن ہو اور ان معاملات پر بحث مباحثہ ہو ہو کر تمام مرحلے طے ہو جائیں اور یہ کانفرنسیں اپنا نور دنیا کو دکھا سکیں۔ اللہ ہماری مدد فرمائے۔

...پہنچی کہ فلاسفر صاحب کو مار پڑی۔ یہ معاملہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک پہنچا آپنے فلاسفر صاحب کے حق میں فیصلہ کیا اور حضرت میر صاحب نے بعض دوسرے دوستوں نے فلاسفر صاحب سے معافی چاہی اور حضرت میر صاحب سب سے پہلے جنھوں نے ...
...اس سے میر صاحب کی صاف دلی پر بڑی روشنی نہیں پڑتی بلکہ ایمان کی جو بہ شرط ہے فلاں رنگ لایا ... جتنی ... فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ... نہایت شرح صدر کے ساتھ نہایت اخلاص اور جوش سے تابع ہو کر ارشاد کی تعمیل ...

نئی روشنی کے مولوی

ہمعصر مشرق رقمطراز ہے کہ لکھیم پور جو اجتماع تبلیغ کے سلسلہ میں ہوا تھا اسکی کامیاب روئداد اب اخباروں میں شائع ہو گئی ہے مگر سب سے زیادہ قابل تعریف یہ امر ہے کہ مسلمانان لکھیم پور اپنے مہمانوں کی خدمت نہایت حوصلہ اور سیر چشمی سے کی ہاں بعض مولویوں نے بعض موقعوں پر نہایت درجہ رکیک حرکت کی مثلاً ایک موقعہ پر جب چاء و ناشتہ پیش کیا گیا تو شورش خلافت کے دور کے ایک مشہور مولوی نے جنکی طلاقت لسانی مشہور ہے اُبلے ہوئے انڈے نہ ہونے سے سخت برہمی ظاہر کی اور ان کے لائے جانیکا تقاضا کیا میزبانوں نے معذرت کی اور بہت جلد تعمیل ارشاد کی کوشش کی با آخر اس مولوی نے بعد بصد لجاجت و اصرار چاء اور ناشتہ انڈوں کے آنے پر قبول کیا بظاہر معمولی واقعہ ہے لیکن تبلیغ کے نظام کے اندر ایک ایسے عنصر کا پایا جانا ثابت کرتا ہے جو دو سر درجہ کا کرایہ آمد و رفت وصول کرتا ہے اور تنعم و تعیش مغربی کے ساتھ خدا کے دین کی خدمت کرنا چاہتا ہے اگر تبلیغ کرنے والے مولوی بغیر چاء اور انڈے اور توس کے کام نہ کرینگے تو پھر عصر جدید کے مجاہدہ میں کیسے کامیاب ہونگے پس نظام تبلیغ میں للٰہیت اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے نہ کہ نمائش و تنعم پسند ارباب حل و عقد کو درخور ہونا چاہیئے ۔؎

معزز ہمعصر کو معلوم نہیں کہ یہ صاحبان جبہ و دستار جب فتنہ ارتداد کے میدان میں تجارتی اصول پر گئے تھے تو ان میں بعض چاء کے ساتھ بسکٹوں کے اقسام پر اڑ پڑے تھے تبلیغ و اشاعت کا ڈھونگ تو ایک تاجرانہ رنگ رکھتا ہے ان سے ایثار و قربانی کی توقع کرنا سراسر غلطی ہے یہ جنس تو انہیں لوگوں کے پاس ملے گی جو انکی جناب سے ضال مضل اور سنگساری کے فتوے حاصل کر چکے ہیں اگر اسلام کی اشاعت اور اسلامی روح کو پیدا کرنا ہے تو ان نادان دوستوں کو اس میدان سے نکالدو ۔ ورنہ یہ اسلام کو بدنام کرینگے اور مسلمانوں کو گمراہ ✦

ترکی میں مولویوں کی گرفتاریاں

اُن مولویوں کی گرفتاریاں ہونی شروع ہوگئی ہیں جو بالکل پُرانی چال کے ہیں ۔ اور وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ یہ کہہ کہہ کر کہ یہ حکومت غیر شرعی ہے بہت بےچینی پیدا کرتے ہیں جاہل عوام سیاست یا مذہب کی حقیقت سے بیخبر ہوتے ہیں وہ ان باتوں میں آجاتے ہیں استانبول میں ایک شخص رسولی خوجہ کچھ عرصہ سے اس قسم کے زہر آلود خطبے کہا کرتا تھا آج اُسے گرفتار کر لیا گیا انقرہ کا محکمہ استقلال اسکے لئے سزا تجویز کریگا جو غالباً بہت ہوگی ۔ اسیطرح ایک شخص صالح پاشو گرفتار ہوا ہے یہ بھی دین کی آڑ میں لوگوں کو بہکاتا پھرتا تھا ۔ دیگر مقامات سے گرفتار ہو کر عبدی رجی آفندی شکری ونوزاد رعطا چلبی آئے ہیں انکا مقدمہ بھی انقرہ میں محکمہ استقلال کے سامنے پیش ہے ۔ مینمن کے علاقہ میں نو آدمی اس جرم پر گرفتار ہوئے ہیں کہ وہ دین کے نام سے جھوٹی باتوں کی اشاعت کرتے تھے اور جن مسائل کا شرعی کتابوں میں وجود نہیں انپر زور دیتے تھے گرفتار ہونیوالوں کے نام حسب ذیل ہیں سابق رئیس بلدیہ سلیمان ۔ یکی صادق ۔ ضیاء آفندی ۔ ثاقب مانیفا طورہ جی محمد سلیم آفندی ۔ مصطفیٰ کہیا مصطفیٰ آغا چرکس رشید آفندی ۔ انکے علاوہ اطنہ میں

حکومت افغانستان کے ظالمانہ فعل کے خلاف لنڈن میں جلسہ

شہید نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے واقعہ پر لنڈن پریس اور پبلک نے حکومت افغانستان کے سنگدلانہ فعل کے خلاف اظہار نفرت کرنے میں کوئی کمی نہ کی تھی اور ایک خاص احتجاجی جلسہ منعقد کر کے جمعیتہ الاقوام افغانستان اور دوسری حکومتوں کو تار دیئے تھے ۔ اب جبکہ دوبارہ اس ظالمانہ فعل کا اعادہ افغانستان کے دار الخلافہ میں ہوا تو لنڈن کے پریس نے پہلے سے زیادہ اظہار نفرت کیا اس جلسہ میں ہر طبقہ کے با اثر اور قابل آدمی موجود تھے چنانچہ اسی جلسہ میں حسب ذیل تجویز منظور ہوئی ہے ۔

ہم دستخط کنندگان اس اصول کے حامی ہیں کہ آزادی ضمیر انسان کا پیدائشی حق ہے اور ہم حکومت افغانستان کے اس بیان کردہ فعل کے خلاف پُر زور احتجاج کرتے ہوئے اسکو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ حکومت مذکور نے دو احمدیوں کو اختلاف رائے کی بنا پر سنگسار کر دیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ حکومت افغانستان آیندہ کبھی ایسا رویہ اختیار نہ کرے گی جو مہذب دنیا کے خیالات و عقائد سے اسقدر متضاد ہے ۔

دستخط اے ۔ آر نکولس ایم ۔ اے ڈاکٹر آف لٹریچر ایل ایل ڈی پروفیسر کیمبرج (۲) ایچ ۔ جی ولش (۳) اے کونان ڈائیل ایم ۔ ایچ ۔ ایل ایل ڈی (۴) جی ۔ آر ۔ ایس ۔ میڈ دبے ۔ اے ایڈیٹر کویسٹ لنڈن (۵) مسز سٹنلی بی ایل ایل ڈی ڈاکٹر آف لٹریچر پروفیسر انگریزی لنڈن ۔ (۶) مسٹر البور لاج الیٹ ۔ آر ۔ ایس ڈاکٹر آف سائنس ایل ایل ڈی (۷) کرنل سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کے ۔ سی ۔ ایس آئی ایل ایل ڈی ڈاکٹر آف سائنس مندرجہ بالا تجویز کی نقول امیر افغانستان و جمعیتہ اقوام اور حکومتہائے اضلاع متحدہ ۔ امریکہ ۔ فرانس ۔ اطالیہ ۔ جرمنی ۔ جاپان ۔ ترکی ۔ مصر اور ہندوستان کو بھیجی گئی ہیں ۔

حکومت افغانستان کو معلوم ہو چکا ہے کہ اسکا یہ فعل دنیا کی تمام حکومتوں اور پبلک میں نہایت نفرت اور حقارت دیکھا گیا ہے اور سوائے ہندوستان کے چند علماء سوء کے ہر طبقہ میں ملامت ہو رہی ہے ۔ کبھی مذہب و ملت کا انسان اسکو انسانی فعل نہیں سمجھتا ✦

فدائے سلسلہ منشی ہاشم علی صاحب کی وفات

حضرت منشی ہاشم علی صاحب کا نام میری کسی معرفی کا محتاج نہیں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت ہی پرانے مخلصین میں سے تھے آپ کے دعوے سے بھی پہلے حضور کے ساتھ تعلق محبت و ارادت رکھتے تھے رمضان ۱۹۲۵ء کو دوسری رمضان کو انھوں نے ۸۰ کے ساڑھے سات بجے ۷۸ سال کی عمر میں وفات پائی ۔

مرحوم کچھ عرصہ سے بیمار چلے آتے تھے ۔ وہ سلسلہ کے نہایت ہی مخلص اور فدائی تھے ۔ سلسلہ کے تمام کاموں اور تحریکوں میں سب سے اول حصہ لینے کی خواہش رکھتے تھے اور لیتے تھے ہمیشہ مالی قربانیوں میں اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتے ۔ سالانہ جلسہ کی تقریب پر لنگر خانہ میں اجناس اور دوسرے اشیاء کے دینے کی سب سے ابتدائی تحریک انکی طرف سے ہوئی تھی ۔ انھوں نے نمک کا کل خرچ لیکر اس مبارک تحریک کا آغاز کیا اور مجھے یقین ہے کہ انکا یہ اخلاص ہمیشہ اس نیک عمل کو صدقہ جاریہ کی صورت میں اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کے ماتحت رکھے گا ۔

سلسلہ کی کتابوں اور اخبارات کی اشاعت میں بڑی کوشش کرتے تھے ۔ کبھی اور کسی حال میں انکو کوئی شک و شبہ پیدا نہیں ہوتا تھا ۔ غرض مرحوم بہت سی خوبیوں کے جامع تھے انشاء اللہ العزیز کسی دوسری صحبت میں ان کے حالات زندگی کا تفصیلی تذکرہ لکھوں گا ۔ الحکم کے ساتھ اور خاکسار ایڈیٹر الحکم کے ساتھ بھی انہیں للّٰہی محبت تھی ہمیشہ وہ الحکم کی قیمت دس سال سے پیشگی دیتے رہے اور اسکی اعانت کے لئے وہ ہر طرح آمادہ رہتے تھے ۔ ایسے مخلص وجود کی وفات یقیناً رنج اور افسوس کا موجب ہوتی ہے لیکن آخر اسی راستہ پر سب کو گذرنا ہے مرحوم کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اپنی رضا کے مقام میں اٹھائے اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے ۔ احباب اس مخلص بھائی کا جنازہ غائب پڑھ کر اور اسکی ترقی مدارج کے لئے دعا کر کے اظہار ہمدردی کریں ✦

چونکہ مرحوم کو الحکم سے محبت تھی میں اعلان کرتا ہوں کہ انکی یاد تازہ رکھنے کے لئے جب تک الحکم زندہ رہے گا ایک کاپی مفت کسی ایسے شخص کو دی جاوے گی جو الحکم کے پڑھنے کا خواہشمند ہو اور قیمت نہ دے سکتا ہو ۔ حاجت مند اپنی درخواست اپنی انجمن کے سکرٹری کی معرفت بھیجدیں ۔ (عرفانی)

شمائل و اخلاق مسیح موعود کا دوسرا حصہ شائع ہو گیا

الحمد للہ سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں شمائل و اخلاق احمد کا دوسرا حصہ شائع ہو گیا ۔ یہ حصہ ۸ جزو میں شائع ہوا ہے جو احباب مستقل طور پر سیرۃ کے خریدار ہیں انکی خدمتمیں بذریعہ وی پی بھیجا جا رہا ہے وہ وصول کر کے اپنے خادم کو شکر گزاری کا موقعہ دیں اسکے بعد جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات کی ایک جلد شائع ہو گی ۔ (عرفانی)

حضرت خلیفۃ المسیح کی شادی

معزز ہمعصر **الفضل** کی کسی گذشتہ اشاعت میں میرے محترم بھائی قاضی اکمل صاحب نے ڈریسہ ڈریسے حضرت **خلیفۃ المسیح** کے نکاح کا سوال خواتین سلسلہ کی تعلیم و تربیت کی ضروریات کے پہلو کو مدنظر رکھکر چھیڑا تھا۔ میں ان **ایام** میں بیمار تھا۔ تاہم میں نے اسکی تائید میں ایک **نوٹ** لکھا جو ۔ اپریل کی اشاعت میں نکل سکتا تھا مگر میری علالت اسمیں **تعویق** کا موجب ہوئی۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ تحریر تجویز دبائد ہی حد تک نہ رہی بلکہ اسنے عملی صورت اختیار کر لی چنانچہ ۱۲ اپریل **۱۹۲۵ء** کو بعد نماز مغرب مسجد **اقصیٰ** میں اس **نکاح** کا اعلان خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

اس تقریب مبارک پر جو خطبہ آپ نے دیا وہ سراسر انکسار **رقت قلب** اور **توجہ الی اللہ** میں ڈوبا ہوا تھا۔ اسکے لفظ لفظ سے ان **ذمہ واریوں** اور **احساسات** کی ایک برقی رو نکلتی اور جماعت پر اثر پیدا کرتی تھی جو آپ اس رشتے تعلق کے باعث سمجھتے ہیں۔

اگر خواتین سلسلہ کی تعلیم و تربیت کا زبردست احساس آپکے قلب پر نہ ہوتا اور سیدہ امۃ الحی رضی اللہ عنہا کی وفات نے جس تعلیم کو نقصان پہنچایا اس کا اثر نہ ہوتا تو آپ یقیناً کسی نئی ذمہ واری کو جو نکاح کی صورت میں پیدا ہوتی ہے قبول کرنے کے لئے طیار نہ تھے۔ مگر سلسلہ کی ضروریات جہاں ہر روز بلکہ ہر ساعت آپکو جن **قربانیوں** میں سے گذار رہی ہے خواتین سلسلہ کی اصلاح اور فلاح کے خیال اور بیقراری نے آپکو اس جدید **قربانی** پر مجبور کر دیا ہے۔

دشمن سے دشمن بھی اس خطبہ کو سنکر اور اس وقت کی آپ کی گداز حالت کو دیکھکر اگر شرافت سے کام لے تو سمجھ سکتا ہے کہ اس نکاح کی غرض و غایت کیا ہے؟ بہر حال خدا تعالےٰ کی منشاء اور مشیت کے ماتحت آپ نے اس نکاح کا جسکے لئے سلسلہ کی بہت سی ضروریات داعی تھیں اعلان کیا۔

یہ نکاح حضرت مولوی **عبد الماجد صاحب** بھاگلپوری کی دختر نیک اختر مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ سے ایک ہزار مہر پر ہوا ہے۔ حضرت مولوی **عبد الماجد صاحب** سلسلہ کے ایک قدیم مخلص اور بہت بڑے جید عالم ہیں۔ بھاگلپور میں آپ خاص عزت و احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں کیا بلحاظ اپنے علم و فضل کے اور کیا بلحاظ اپنے تقویٰ و طہارت کے۔

آپ کا خاندان ایک علم دوست اور علم پرور خاندان ہے **کثیر تعداد نوجوانوں** کی آپ کے فیض علم سے حصہ لے چکی ہے۔ آپکی صاحبزادی بھی زیور علم سے آراستہ ہے۔

محترمہ سارہ بیگم اور حضرت مولوی ... صاحب کی سعادت اور خوش قسمتی میں کیا کلام ہو سکتا ہے کہ اس تعلق جدید سے انھیں حضرت **خلیفۃ المسیح** کی دعاؤں اور خدمت سلسلہ کا بیش از پیش موقعہ ملیگا۔ اور یہ خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور رحم کا ایک بین نشان ہے۔ میں اس تعلق پر حضرت مولوی صاحب کو (جنکے ساتھ اس نیازمند کو عرصہ دراز سے محبت و اخلاص کا تعلق ہے) اور ان کے خاندان کو مبارکباد دیتا ہوں۔

اس تقریب پر **احمدی جماعت** کے نمایندے مرکز کی مسجد اقصیٰ میں موجود تھے اور سب کو اس خاص تقریب پر شمولیت اور دعاؤں میں شریک ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت **خلیفۃ المسیح** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تین سو مرتبہ اس نکاح کے لئے استخارہ اور دعا کی ہے۔ اسی سے اہمیت ظاہر ہے کہ کسقدر **توجہ الی اللہ** آپکو اس امر میں ہوئی ہے۔ بہر حال یہ تعلق خواتین سلسلہ کی تعلیم و تربیت کے انتظام میں ایک **جدید باب** کا افتتاح ہے اللہ تعالےٰ ان تمام مقاصد اور ارادوں کو کامیاب اور بارور کرے جو اس نکاح سے حضرت امام نے وابستہ رکھے ہیں

آخر میں حضرت **خلیفۃ المسیح** کے حضور اخلاص و عقیدت کے ساتھ قارئین الحکم کیطرف سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے حضرت مولوی عبد الماجد صاحب اور اونکے خاندان اور جماعت بھاگلپور کو بھی **مبارک باد** دیتا ہوں کیونکہ اس تعلق سے **بھاگلپور** کی جماعت کا مقام بھی خدا کے فضل سے بلند ہو گیا ہے۔

تبلیغ سلسلہ کا نظام

مجلس مشاورت میں تبلیغ سلسلہ کے نظام پر بحث ہوئی جسے تفصیل کے ساتھ ضرورتاً درج کیا جاویگا۔ ناظر دعوت و تبلیغ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کی بنا پر ایک سکیم تبلیغ سلسلہ کے نظام کے لئے پہلے سے چھپوا رکھی تھی حقیقت میں سلسلہ کی تبلیغ جب تک کسی نظام کے ماتحت نہ ہو اور ایک قاعدہ اور ضابطہ سے نہ ہو اسکے نتائج کے متعلق کوئی رائے قائم نہیں ہو سکتی اور ایک مشہور اور مسلم منظم جماعت کا صیغہ تبلیغ کسی نظام کو لازماً چاہتا ہے۔

ناظر صاحب نے اس نظام تبلیغ کے ذریعہ ہر **احمدی** کو مبلغ بنانا چاہا ہے اور یہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں جو نیا ہو بلکہ یہ اسی **گھڑی شروع** ہو جاتا ہے جبکہ کوئی شخص احمدیت کے عہد کو قبول کر لیتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار اس شخص کے ہاتھ پر کرتا ہے۔ جسکو خدا تعالےٰ نے اپنے **مرسل و مامور کا جانشین اور خلیفہ** بنایا ہے۔

پس یہ ذمہ واری تو ہر احمدی ہونے کے وقت سے ہی عاید ہو جاتی ہے اب صرف اس ذمہ واری کو ادا کرنے اور اپنے فرض سے **غافل نہ رہنے کا سوال ہے۔**

اس کیلئے ناظر صاحب نے **چاہا** ہے کہ احباب اس کام کو باقاعدہ سکرٹری تبلیغ کی ہدایت کے موافق کریں اور وہ باقاعدہ اسکے لئے وقت دیں۔ یہ تو انفرادی تبلیغ کی صورت ہوگی۔

اجتماعی تبلیغ کے لئے اونھوں نے سالانہ جلسوں کی تحریک کی ہے اور یہ تحریک مجلس مشاورت میں پاس بھی ہو گئی ہے۔ سالانہ جلسوں سے انشاء اللہ العزیز بہت بڑے فائدے ہوں گے۔ ان جلسوں میں سادگی اور کام کرنے کی اصلی روح سے کام لیا جاوے۔ اس سے یہ بھی بڑا فائدہ ہوگا کہ احباب کو باہم ملنے رہنے کے موقعے میسر آتے رہینگے اور جماعت میں **اتحاد اور اخوت کی قوت مضبوط** ہوگی اور ہر ممبر کی تبلیغ کے لئے **ایک جوش اور تحریک** ہوتی رہیگی۔ اور انفرادی تبلیغ کرنے کے جذبہ سے ہر شخص کو اپنی علمی قابلیت سلسلہ کے متعلق معلومات بڑھانے کا موقع ملیگا۔ اسلئے کہ اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے وہ اس امر کے لئے طیار ہوگا۔

غرض یہ **نظام تبلیغ** بہت ہی قابل قدر اور واجب العمل ہے مجلس مشاورت نے اسکو تسلیم کر لیا ہے اور پاس کر دیا ہے اب ضرورت ہے کہ عملی طور پر اسے کامیاب بنایا جاوے۔ اسلئے کہ کسی تجویز کا پاس کر لینا کوئی ایسی بات نہیں ہے یہ بالکل معمولی امر ہے۔ لیکن اصلی چیز اسکو **عملی صورت** دینا ہے۔

اسلئے امید ہے کہ ہمارے دوست اس تجویز کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے **تبلیغی نظام** کو عملاً مضبوط اور کامیاب بنائینگے اور جب **اتحاد فی العمل** کے اصول پر ہم ملکر کام کریں گے تو خدا کے فضل سے ہر کامیابی کا یقین ہے۔ اسلئے کہ خدا چاہتا ہے کہ یہ سلسلہ آفاق میں پھیل جاوے۔

سُنّی کانفرنس کو نیا خطاب مبارک ہو

لکھنؤ کا اخبار سچ کھری کھری باتیں کہنے سے نہیں رکتا اسنے اپنے تازہ ترین پرچہ میں سنی کانفرنس کا نام بایان اسلام کا اجتماع رکھا ہے اور اس اجتماع نے سنت اور اہل سنت کی جو تعبیر کی اسکا خلاصہ سچ کے الفاظ میں سنو۔

"اس اجتماع کے ذکر میں سنت اور اہل **سنت** کا لفظ ضرور آتا ہے جسے کچھ کہے بغیر آگے جانا بھلا معلوم نہیں ہوتا۔ یہ لفظ تو اپنے اصلی معنے کے لحاظ سے قلب مومن میں ایک زندگی پیدا کرنے والا لفظ ہے لیکن افسوس ہے کہ جب ہم بایان ہندوستان کے لغت میں ہم اسکے استعمال کو دیکھتے ہیں تو ہر چیز اوس مبارک نمونہ کے خلاف اور عکس پاتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پاک اصحاب نے قایم کیا ہے آج اونھوں نے سنت نام رکھا ہے قبروں کے میلہ کا خانقاہوں کے جھگڑے کا اور حال و قال کے جلسوں کا۔ سبحان اللہ خدا بہتان عظیم ہے ایک طرف تو یہ عالم کہ ذکر ولادت کیوقت جو نہ اوٹھے وہ بے ادب۔ اور بے ادبی کے الزام میں نہ معلوم کن کن خطابات کا مستحق ہو

کیا حضرت خلیفۃ المسیح تیسری شادی کریں؟

خواتین جماعت کی بہبودی کا اقتضا یہی ہے

الفضل کی ۷- اپریل ۱۹۲۵ء کی اشاعت میں قاضی اکمل صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی تیسری شادی کا سوال اٹھایا ہے۔ اگرچہ انہوں نے ڈرتے ڈرتے اس بحث کو شروع کیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ

یہ سوال نہایت اہم اور ضروری ہے

اسلئے کہ خواتین کی تعلیم و تربیت کا سوال صرف انکی ذات تک موثر نہیں بلکہ ہماری آیندہ نسلوں اور قوم کی تعلیم و تربیت کا مدار

ان ماؤں پر ہے۔

جنکی گود میں وہ پرورش پائینگی۔ اور اگر آج انکی تعلیم و تربیت صحیح اصول پر نہوئی تو اندیشہ ہے کہ ہم اپنے مستقبل کو خدانخواستہ نقصان پونہچالیں گے۔ عہد حاضرہ میں تعلیم و تربیت کا جو رنگ آرہا ہے وہ یورپ کی تقلید اور فیشن کی غلامی اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہمکو اپنے بچوں کی تعلیم ایسے اصول پر کرنی چاہیے کہ وہ آئیندہ نسل کو مخلص مسلم احمدی بنا سکیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو اسکا جسقدر احساس ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ آپنے باوجود اپنے دوسرے مشاغل سلسلہ کے خواتین کے لیئے ایک مدرسہ اپنے مکان میں اپنی نگرانی اور اہتمام میں جاری فرمایا۔ اور آپ خود بھی ایک معلم کی حیثیت سے درس دیتے ہیں۔

صرف آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت ہی کا سوال اہم نہیں۔ بلکہ موجودہ ضروریات بھی اسکی داعی ہیں کہ احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت میں موجودہ زمانہ کے علوم کو اسلامی قالب میں ڈھال کر سکھایا جاسکے۔ اسلیئے کہ مغربی اقوام میں جو اسلام پھیل رہا ہے اور وہاں سے جو خواتین آتی ہیں انکو اسلامی حقایق و معارف سے علمی طور پر واقف کرنا بھی انکے فرائض میں ہے۔ اگر وہ آکر ہماری مستورات کو علمی حیثیت سے گرا ہوا دیکھیں تو جو کچھ انہوں نے اسلام کے خلاف سنا ہوا ہے اسکا عکس پھر ان پر آ گرتا ہے۔ اور یہ باتیں چاہتی ہیں کہ کوئی ایسی خاتون ہو جسنے حضرت خلیفۃ المسیح سے براہ راست پوری تعلیم اسلام حاصل کی ہو اور وہ مروجہ علوم کو بھی جانتی ہو۔ اور وہ مستورات کی تعلیم کی انچارج ہو۔ مرحومہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ سے یہ امید وابستہ تھیں مگر موت نے انکو مہلت نہ دی اسلیئے ضرورت ہے کہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایک یا ضرورت ہو تو دو شادیاں کریں جنکو اسی نظام اور سکیم کے موافق جو آپنے سفر یورپ کے بعد طیار کیا تھا خود تعلیم دیکر احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیئے طیار کریں کہا جا سکتا ہے کہ جبکہ پہلے دو بیویاں آپکی موجود ہیں کیوں انھیں سے کام نہیں لیا جاتا؟ مگر میں بڑے ادب سے کہونگا کہ اشاعت و تعلیم اسلام کا کام جسقدر وسیع ہے وہ ظاہر ہے۔ آپ کے بڑے حرم کے ذمہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خدا کے فضل سے بہت بڑا میدان ہے بایں ہمہ وہ اپنی طاقت کے موافق حصہ لینے میں مضایقہ نہیں کرتی ہیں مگر انکی مصروفیت ظاہر ہے۔ دوسری بیوی اسوقت نے شک مدد ہو سکتی ہیں لیکن یہ کام ایک کے کرنیکا بھی نہیں اور ایک سے زیادہ وجود جبتک طیار نہ ہوں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ کون بہتر طریق پر سر انجام دے سکیگا۔ اسلیئے آپکو احمدی خواتین کی اصلاح آئندہ نسلوں کی اصلاح اور موجودہ ضروریات تبلیغ و ہدایت کو مدنظر رکھکر

ایک اور شادی کرنی چاہیئے۔

میں قاضی اکمل صاحب کی رائے سے بالکل متفق ہوں۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت امام کے لیئے یہ بہت بڑی قربانی اور بہت بڑا مجاہدہ ہے لیکن سلسلہ حقہ کی نشر و اشاعت اور آئیندہ نسلوں کی حفاظت دینی کا اقتضا یہی ہے کہ احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کسی ایسی خاتون کے ہاتھ میں ہو جو براہ راست اور بلا تکلف علوم خلافت سے حصہ لے۔

اگرچہ یہ سوال آپکا ذاتی سوال اور پرائیویٹ معاملہ سمجھا جا سکتا ہے لیکن چونکہ اسکا اثر جماعت کے مفاد اور اغراض سلسلہ پر پڑتا ہے اسلیئے میں جائز سمجھتا ہوں کہ اسپر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔

میں جانتا ہوں کہ نادان اور حاسد دشمن اسپر اعتراض کرینگے مگر محض اعتراضوں سے ڈر کر ہم سلسلہ کے مفاد اور مقاصد کی تکمیل کے ذرایع کو ترک نہیں کر سکتے اسلیئے نہایت زور سے میں اس تحریک کی جو سلسلہ کے لیئے از بس بابرکت اور اہم ہے تائید کرتا ہوں اور جسقدر جلد ممکن ہو اسکو عملی صورت دینے کی فکر کرنا لازمی ہے۔

جیسا کہ قاضی صاحب نے لکھا ہے ایسے ممتاز خاندان ہیں جو اپنے اخلاص و عقیدت کے ساتھ عربی اور انگریزی علوم سے دلچسپی رکھتے ہیں اور اپنی دینداری اور تقوے طہارت میں بھی شاندار نمونہ رکھتے ہیں اور انکی دلی تڑپ ہے کہ انکی اولاد خادم دین ہو بہرحال یہ تحریک ہر طرح قابل عزت اور لایق عمل ہے۔

(عرفانی)

قتل مرتد کی بحث کے نتائج

ہمعصر سچ کہتا ہے

کہ کابل کے واقعات سنگساری کے بعد سے ہمدردی کا جذبہ غیر احمدی مسلمانوں میں بہت ترقی کر گیا ہے۔ پہلے اگر انکے ساتھ ہمدردی رکھنیوالا خال خال کوئی مسلمان تھا تو اب مسلمانوں میں اچھی خاصی ایک جماعت انکی ہمدرد پیدا ہو گئی ہے۔ سچ ہمدردی کی اس رو کو دیکھتے ہوئے لکھتا ہے۔

اندیشہ ہے کہ مظلوم احمدیوں کے ساتھ ہمدردی وہم خیالی عام مسلمانوں میں نہ پھیل جائے ہمارے جو بھائی دربار کابل کے طرز عمل کی داد دینے اور اسکے سراہنے میں لگے ہوئے ہیں کاش وہ سوچیں کہ تاریخ میں ابتک سختی و سخت گیری کے کیا نتیجے پیدا ہوتے رہے ہیں؟

سچ یہی ہے کہ مظلوموں کا خون آخر اپنا رنگ لائیگا اور ہر وہ شخص جسکا ضمیر مر نہیں گیا ظالموں کے اس فعل کی کبھی داد نہیں دے سکتا ہمعصر سچ عقیدہ کے لحاظ سے ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ مگر اسکی ضمیر ابھی زندہ ہے۔

زمین کابل

فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

کابل کے واقعات سنکر آجکل ہر صاحب قلب سلیم کے دل میں نوک غم اپنا کام کر رہی ہے ان پر شور و شر ملانوں کے علاوہ جنکا کام فتنہ کی آگ کو سلگا کر تماشہ دیکھنا ہے ہر شخص ان واقعات سے متاثر ہو رہا ہے۔ ہندو آریہ اخبارات باوجود دلمیں عناد اسلام کے اس معاملہ میں متفق اللفظ ہو کر اظہار نفرین کر رہے ہیں انگریزی بلاد میں پروٹسٹ کے اوبال نے ہیجان پیدا کر دیا ہے اور باوجود عدم مخاصمت افغانی گورنمنٹ کے اس قصہ کو سنکر جو مولوی نعمت اللہ خاں شہید اور دو اور احمدیوں پر گذرا ہے اپنے دل میں اس امر کا غصہ محسوس کرتے ہیں کہ کیوں انسانی نسل سے ایسا ضمیر خراش برتاؤ کیا گیا ہے نہیں معلوم افغانوں کے دل کیسے احساس تکلیف بنی النوع سے خالی ہو گئے ہیں کہ وہاں یہ توقع روز افزوں ہو رہی ہے کہ تیس ۳ کے قریب اور احمدیوں کے ساتھ ایسا ہی ظالمانہ سلوک کیا جانا قرین امکان ہے اور اس کی آرزو میں دن اور ہفتے گذار رہے ہیں

اگرچہ امیر امان اللہ خانصاحب بعض مجبوریوں کی بنا پر ملانوں کے اس فعل کو قابل ملامت نہیں سمجھتے بلکہ انکی تقلید کو اپنا فرض دینی اور حفاظت ملکی تصور کر کے ایسے امن شکن قوانین نافذ کر رہے ہیں جنسے اہل ہند اور اہل یورپ اور دیگر ممالک متاسف ہوئے بدون نہیں رہ سکتے۔ مگر وہ اسقدر تو غلطی کر رہے ہیں کہ ان خونوں کی آلودگی سے انکا دامن پاک ہے اور اسکے ذمہ وار صرف افغان ملاں ہیں۔ بلکہ انکو گذشتہ واقعات سے سبق حاصل کرنیکا وقت باقی تھا کہ جسطرح امیر حبیب اللہ خاں اور انکے والد امیر عبدالرحمن خاں اور دو بکریوں کے قصائی سے معہ کارکنوں کے محفوظ نہیں رہ سکے جو ان کے ہاتھوں یا

اجازت سے کابل میں ذبح ہوئیں۔ یعنے حضرت شہزادہ صاحب **مولوی عبداللطیف** شہید مرحوم اور اون کے شاگرد عبدالرحمن شہید کی شہادت کا قصاص قدرت نے اون سے لیکر چھوڑا مگر خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں جنکے کان بہرے ہیں اور آنکھیں بے نور اونکو اس سے عبرت نہیں ہوتی) اسیطرح کہیں اونکو بھی یہ مصیبت سر پر نہ آپڑے۔ مگر قبل از وقت عبرت اونھیں کو ہوتی ہے جنکی قسمت میں بچنا یا سنبھلنا مقدر ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الیٰ یوم القیام نے ہمارے سامنے ان واقعات کی خبر خدا تعالےٰ سے پاکر اسکو دنیا میں شایع کیا تھا جنمیں دو بکریوں اور تین بکروں کے ذبح کیے جانے کا ذکر تھا اور اب تک کتابوں اخبار وغیرہ وہ پیشگوئیاں منضبط چلی آتی ہیں جنکے مصداق شہداے کابل تھے اور ہم نے وہ نشانات صداقت اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھے اور ہمارے مخالفوں نے اپنے ہاتھوں سے کار خیر سمجھکر اونکو پورا کیا لیکن ایک نشان یعنے الہام ابھی عقدۂ تعویق میں ہے جسکو امیر امان اللہ خانصاحب کا وجود ظاہر کرنیکا موجب معلوم ہوتا ہے۔

اون دو بکریوں کے ذبح ہونے پر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قدر شمار رنج پیدا ہوا تو اللہ تعالےٰ نے آپکو ایک الہام میں فرمایا:

"ریاست کابل میں پچاسی ہزار مریں گے۔"

یہ الہام موافقین کے متعلق نہ تھا بلکہ مخالفین کی نسبت تھا کیونکہ اتنی تعداد مخالفین کی ہی وہاں موجود ہو سکتی ہے اونہی ایام میں کابل میں وبائے ہیضہ بھی شدت سے نمودار ہوئی تھی اور ہم لوگوں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ الہام اسیوقت پورا ہو جاویگا۔ مگر خدا کے کام انسانی فہم و قیاس سے بالا ہوتے ہیں۔ ابھی تک کوئی ہیضہ کوئی واقعہ اوس ملک میں ایسا رونما نہیں ہوا جس سے الہامی تعداد اموات پوری ہو گئی ہو لہٰذا یہ الہام ابھی تک معوق رہا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ رحیم و کریم ہر انذاری پیشگوئیونکو بلا کسی سخت شوخی آمیز فعل کے بروئے کار نہیں لایا کرتا۔ کیونکہ مدعا تخویف ہوتا ہے بلکہ اوسکو اوسوقت تک پس پردہ رکھتا ہے جبتک معذوب و معتوب قوم میں نہایت درجہ کی بیباکی کا اشتغال نہ پیدا ہو۔ اور یہ بیباکی ہی اوس انذاری نشان کو ظہور میں لانیکا موجب ہوا کرتی ہے

حضرت موعود مہدی معہود جری اللہ فی حلل الانبیاء نے ایک شعر میں مخالفین کو مخاطب کر کے (جسکا اخص مصداق بوقت امیر کابل نظر آتے ہیں) ارشاد فرمایا ہے کہ

زاہ زمرۂ ابدال باید ست ترسید۔
علی الخصوص اگر آہ میرزا باشد

چونکہ ان شہداء کے واقعات سے ہر شخص خدا ترس کے قلب و احساس رنج ہے اسی سے قیاس ہو سکتا ہے بلکہ مشاہدہ ہی دے رہا ہے کہ جانشین حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو خود برادر حضرت میرزا کا حقیقتاً حسن و احسان بکمال وضاحت مندرجہ ہوئے ہیں اس واقعۂ شہادت سے جو پہلے واقعات تازہ کرنیوالا ہے ضرور متاثر ہو رہے ہیں اور اونکی آہیں سماوی فضا کو متغیر کر کے جنبش میں لا رہی ہیں۔ اس سے یقین آرہا ہے اور اوسکے وجوہ پیدا ہو رہے ہیں کہ عنقریب کابل کے دن راتوں سے مبدل ہونے والے ہیں۔ اور امیر صاحب اپنے والد ماجد کیطرح مورد آفات ہو کر معہ سرزمین کابل اس الہام کے مصداق ہو جائینگے اور کابل میں پچاسی ہزار اموات کی تعداد اسی موقعہ کے لیئے خدا تعالےٰ نے مقدر فرمائی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب **الیہ ادعو والیہ مآب**

ہمیں جہاں خدا تعالےٰ کے ایک نشان کے ظہور کا انتظار لگا ہوا ہے وہاں یہ تاسف بھی دامنگیر ہو رہا ہے کہ مسلمانوں کی ایک سلطنت جو ابھی ابھی سلطنت کے رنگ میں شمار ہونے کے قابل ہوئی ہے اس نشان کے وقوعہ سے تہ و بالا ہو جانیوالی ہے۔ ہمنے اپنی آنکھ سے دس بارہ سلطنتہاے اسلامیہ کا غایب ہو جانا مشاہدہ کیا ہے اور جس کو ایذا دی جا رہی ہے۔ اوسکے سینہ میں اسکا درد پہلے سے موجود ہے۔ چنانچہ ایک نظم درد انگیز میں اوس نے ایک عرصہ پیشتر اسکا اظہار بھی کر دیا ہے جہاں فرمایا ہے۔ **از کلام محمود۔**

چھینے گئے ہیں ملک سب + باقی ہیں اک شام و عرب
پیچھے پڑا ہے اسکے اب + دشمن لگا نے کا نقب
ہم ہو گئے ہیں جاں بلب + بنتا نہیں کوئی سبب
ہیں منتظر اسکے کہ کب + آئے ہمیں امداد رب
پیالہ بھرا ہے لب بلب + ٹھوکر ہی اک درکار ہے +

یقین ہے کہ اوسکے دل کو بھی اس نشان کے پورا ہونے پر جسکو امیر امان اللہ خانصاحب اپنی غفلت یا غلط کاری سے ظاہر کرینگے درد اور تکلیف برداشت کرنی پڑیگی اور اسی لیئے باوجود بہیم دل آزار واقعات کے اونکی طرف سے وقوع پذیر ہونے کبھی آپ نے بددعا کیلیئے لب کشائی نہیں فرمائی مگر تاہم برحال اون پر فتنہ اخباروں اور ملاؤں کے جو اس آگ کے مشتعل کرنے کے لیئے ایندھن اور تیل جمع کر رہے ہیں۔

یہ بات اندھی دنیا کی سمجھ میں تو مشکل سے آئیگی مگر جنھوں نے ایک مامور کا زمانہ دیکھا ہے اور اوس کے نشانات کو برائی العین مشاہدہ کیا ہے اس امر کے خیال سے بہت خایف اور ترساں ہیں کہ مسلمان کہلانے والے جو اپنی تباہی کا سامان اپنے ہی ہاتھوں سے مہیا کر رہے ہیں جب وہ باتیں پوری ہونگی جو عرصہ سے بتلا رکھی ہیں جسطرح کابل کے شہدا اپنے لیئے محیض مفر نہ بنا سکے اسیطرح اسکا باداش بھگتنے والے جو ہزاروں کی تعداد میں الہام الٰہی نے بیان کیے ہیں اوسکی گرفت سے کہاں پناہ لینگے۔ ہم کسطرح اونکو اس کاروائی سے جو وہ دلیرانہ کر رہے ہیں باز رکھیں اور اسوقت ہمارے پاس اسپر یقین دلانے کے اسباب موجود نہیں بلکہ ہماری اس تحریر کو خود غرضی پر محمول کیا جائیگا اور ترہیب کا اتہام لگایا جائیگا مگر اندیشہ تو زیادہ تر کا ہے کہ کہیں وہ پیشگوئیاں بھی اسکے ساتھ شروع ہو جاویں جنمیں خدا کا مسیح انذاری رنگ میں اطلاع دے رہا ہے کہ میں شہر و نکو گرتے دیکھتا ہوں بستیونکو ویران پاتا ہوں۔۔۔۔ میں نے بہت کوشش کی کہ لوگونکو خدا کے امن کے جھنڈے نیچے جمع کر دوں۔ وغیرہ

اللہ تعالےٰ ہمکو ان مظالم کے اثرات سے امن میں رکھے اور خدا کے کاموں سے بیخبر ظالمونکو بھی ظلم سے توبہ کرنے کی توفیق بخشے اور اپنے نیکوکار بندونکو اپنے فرستادہ مسیح کی شناخت عطا فرمائے آمین

راقم ایک دردمند بنی نوع

مہدی حسین خادم المسیح مہاجر از قادیان دارالامان

اسلامی اور سماجی تعلیم گاہیں

جبکہ مسلمان خانہ جنگی میں مصروف ہیں ہماری ہمسایہ اقوام اپنی دماغی اور ذہنی ترقی کے ساتھ اقتصادی **اصلاح** میں مصروف ہے۔ آریہ اخبارات میں آریہ سماج کے تعلیمی کام پر ایک پرمعنی مضمون شایع کیا گیا ہے جسمیں شمارۂ اعداد کے ذریعہ آریہ سماج کے تعلیمی کام کی وسعت کو دکھایا ہے۔ ۶۰ ہزار طالب علم آریہ سکولونمیں تعلیم پاتے ہیں اور بیس لاکھ سے زاید روپیہ تعلیم پر سالانہ خرچ ہو رہا ہے ۷۹ لاکھ کی مالیت کی تعلیمی عمارات اس قوم کے قبضہ میں ہیں ان تمام تعلیمی درسگاہوں میں مذہبی۔ ٹریننگ۔ اور آرٹس کے ۱۶ کالج ہیں اور ۷۸ ہائی سکول ہیں مڈل سکولوں اور پرائمری سکولونکا ایک جال ہر ضلع میں بچھا ہوا ہے۔ پنچ ذاتوں کے لیئے ۵۵ سکول ہیں غرض تعلیمی کام نہایت سرعت سے ہو رہا ہے۔ اور اب انھوں نے صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی ہے۔ اور اسکے متعلق مدرسے اور کارخانے جاری کرنے لگے ہیں۔ مسلمانوں کی تعلیمی پستی کا ذکر غیر ضروری ہے کل پنجاب میں صرف ایک اسلامی کالج ہے جسکے چلانے کے لیئے بڑی جدوجہد اسکے کارکنوں کو کرنی پڑتی ہے۔

ضرورت ہے کہ تعلیمی ترقی کے ساتھ صنعت و حرفت کی عام اشاعت کی سکیم کو ہم اپنے ہاتھ میں لیں۔ اگر یہ میدان بھی خدانخواستہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا تو انکی مشکلات بہت بڑھ جائینگی۔

سُنّی کانفرنس کا کارنامہ

مراد آباد میں جمعیۃ العلماء کے اجلاس نے جو کچھ دیا ہے وہ سنی کانفرنس کی صورت میں اسکی مخالفت اور نفاق و شقاق کی خلیج کو وسیع کرنے کا باقاعدہ کام کر رہا ہے عجیب بات تو یہ ہے کہ ایک طرف تو شیعہ **دیوبندی۔ وہابی** فرقونکو اپنے سے وہ الگ کر رہے ہیں بلکہ مسلمان ہی نہیں سمجھتے دوسری طرف اپنی کانفرنس کو وہ ۷ کروڑ مسلمانونکا قایم مقام بھی کہتے ہیں۔ اگر انکے عقیدہ کے موافق (جو بریلوی اور جماعت علیشاہی عقیدونکا مجموعہ ہوگا) دیکھا جاوے تو بہت تھوڑے مسلمان ہیں اور باقی **کافر۔ مرتد۔ ضال۔ مضل** ہیں۔ ایسی حالت میں ۷ کروڑ مسلمانوں کے قایم مقام کیونکر ہو سکتے ہیں؟

سُنّی کانفرنس نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ **کابل کا واقعہ ہائلہ خالص مذہبی معاملہ ہے** جو لوگ اسے سیاسی کہکر مشتبہ کرنا چاہتے تھے وہ اب سنی کانفرنس کے اس فیصلہ کے خلاف آواز اوٹھائیں گے تو **کافر** ہو جائیں گے۔

بہرحال مسلمانونکی تنظیمی اور اتحادی کوششوں کو برباد کرنے کے لیئے بریلی اور علیپور کے بزرگ میدان میں آئے ہیں۔

اللہ تعالےٰ رحم کرے۔ آمین!

دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد

کچھ عرصہ گذرتا ہے مینے الحکم میں آریہ سماج کی اس پارٹی کا ذکر کیا تھا جو ذات پات توڑک منڈل " کے نام سے مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے قائم ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی مفلسی ضرب المثل ہے انکی کم ہمتی محبت سے جی چرانا۔ چھوٹی شیخی کے باعث اور کاروبار سے نفرت یہ عام عادتیں ہیں اور اسکا نتیجہ مذہب سے بے پروائی اور ناواقفی ظاہر ہے عیسائی اس سے پہلے ہی فائدہ اٹھا رہے تھے اب آریوں نے اپنی سیاسی جدوجہد کے مقاصد کی تکمیل کے لئے انکو مرتد کرنا شروع کیا ہے ملکانہ کا فتنہ ارتداد مصیبت عظمی تھی مگر وہ ظاہر تھا اسلئے اسکا مقابلہ اور انسداد ممکن تھا لیکن اب انہوں نے اپنی کوششوں کا جال مخفی طور پر بچھانا شروع کیا ہے وہ ان لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو کسی نہ کسی مصیبت میں مبتلا ہوں۔ ابھی پرکاش میں ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ کچھ شریف مسلمان خاندان آریہ ہونا چاہتے ہیں بشرطیکہ انکی اولاد کے بیاہ شادیوں کا انتظام ہندوؤں میں ہو جاوے یہ اعلان جس خوفناک تبلیغی پراپیگنڈے کا اظہار کر رہا ہے مجھے اسکے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں مسلمانوں کی نام نہاد تبلیغی انجمن باہم لڑتی جھگڑتی ہیں اور انکی کارگزاریوں کے لئے یہی میدان ہے دوسری طرف دشمن اپنا کام اندر اندر ہی کر رہا ہے اور وہ سرنگ لگا کر اسلام کی دیواروں کے گرانے کی فکر میں ہے۔ پس وقت ہے کہ خیالی اور فرضی تجاویز اور لن ترانیوں کو چھوڑ کر عملی قدم اٹھایا جاوے۔ ذات پات کے غلام اور پجاری ایسی سوسائٹیاں قائم کر رہے ہیں جو ان بندھنوں کو توڑ دیں اور ہم اپنے آپ کو ان زنجیروں میں جکڑ رہے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا +

سیامی فتنہ کی حقیقت

بنگال کی ایک جمعیۃ العلماء کے سکرٹری نے سیام میں مسلمانوں کو بدھ بنانے کا بہانہ کر کے غریب مسلمانوں کو حیران پریشان کر دیا تھا۔ اب سیامی حکومت نے اسکا راز کھول دیا ہے اور ان گھڑے ہوئے بیانات کی صاف تردید کر دی ہے وہاں مذہب کے لئے ہر شخص کو آزادی ہے اور مذہب کیلئے کسی پر کوئی جبر نہیں جو شخص جس مذہب کو چاہے اختیار کرے۔ مذہب کی آزادی ان تمام حکومتوں میں ایک ضروری اور عام چیز ہے۔ بنگال کے اشتہار دہندہ نے اس طریق سے مسلمانوں کے اموال پر قبضہ کرنے کی ایک تجویز سوچی تھی مگر یہ نسخہ راس نہ آیا۔ افسوس تبلیغ و اشاعت بھی آج ایک کمانے کا ذریعہ ہو رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون +

مسلمانوں کو علماء کی تحریکوں کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے یہ لوگ خود کوئی قربانی نہیں کر سکتے دوسروں کے اموال پر لطف اٹھانے کے عادی ہیں۔ اور اسلام میں بڑا فتنہ آج انکا ہی وجود ہے اگر اس گروہ کو اسکی اصل شکل میں ظاہر کر دیا جاوے تو اسلام نادان دوستوں سے جو دشمنوں سے بدتر ہوتے ہیں محفوظ ہو جاوے +

جمہوریہ ترکیہ میں ملانوں کا انتظام

معزز ہمعصر ہمدرد دہلی کے ایک لندنی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جمہوریہ ترکیہ مجلس ملی میں ایک مسودہ قانون پیش ہوا ہے کہ آیندہ جو شخص سلطنت ترکی میں مذہب کے نام پر کوئی ایسی بحث چھیڑے گا یا شورش پھیلائے گا جو حکومت کے مفاد پر برا اثر کرے اسپر بغاوت کا جرم عائد ہوگا۔ قسطنطنیہ کے اخبارات میں اس مسودہ پر دلچسپ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ یہ قانون اس قدر ہمہ گیر اور سخت گیر ہوگا کہ آیندہ کوئی شخص کسی مذہبی مسئلہ کے متعلق حکومت پر نکتہ چینی نہ کرے گا

خدا کرے یہ خبر غلط ہو لیکن اگر سچ ہے تو جمہوریت اخوت و مساوات اور آزادی ضمیر و رائے کا یہ معیار جو حکومت انگورہ کے پیش نظر ہے ہم محکوم اور غلام ہندوستانیوں کے فہم سے بالاتر ہے جمہوریت کی نفی اگر عین جمہوریت ہے تو دنیا کا نظام تمدن ہزار برس پیچھے ہٹنا چاہئے۔"

جمہوریہ ترکیہ کا یہ قانون پاس ہوگیا ہے اور ترکی بڑے بڑے اخبارات بند کر دئے گئے ہیں۔ **آزادی ضمیر** اور **مذہب** کا جہانتک سوال ہے اس قسم کے قوانین کو کبھی پسند نہیں کیا جائیگا اور اسکو مداخلت مذہبی سمجھا جائے گا۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ترکی حکومت کو مجبوری **شورہ پشت ملانوں** کی وجہ سے پیش آئی ہے۔ ہر جگہ یہ مذہب کا نام لے کر بغاوت اور شورش پیدا کرنے کی مشینیں بن سکتے ہیں افغانستان میں جو بغاوت ہوئی تھی کیا وہ مذہب کے نام سے نہیں ہوئی؟ مظلوم **احمدیوں** کا خون گرانے کے لئے مذہب کو آڑ نہیں بنایا گیا؟ جمہوریہ ترکیہ نے محض اس خوف سے کہ یہ مذہب کو بدنام کرنے والے ملک کے امن میں خلل پیدا کرتے ہیں اس قسم کا قانون پاس کرنا چاہا ہے۔ جہانتک اخبارات کی **آزادی** کا سوال ہے اور ان کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ ہے وہ ضرور قابل اعتراض ہے لیکن **ملانوں** کا انتظام نہایت ضروری ہے اور ایسے لوگوں کو ضرور سزا ملنی چاہئے جو محض مذہب کا نام لیکر بدامنی پیدا کریں +

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

کفر فروشوں کے آرگن **الجمعیۃ** نے لکھا ہے کہ

"اب مسلمانوں کی بیماری کا واحد علاج یہی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں قرآن حکیم کی تعلیمات اور نبی کریمؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق اصلاح کریں اور ہر اس چیز کو رد کر دیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے خلاف ہو مگر یہ کام اتنا آسان نہیں ہے کہ خود عوام ہی اسکو انجام دے لیں اور نہ یہ اشخاص و افراد کے بس کی بات ہے یہ فرض **علماء** کا کام ہے اور اب ضرورت ہے کہ تمام **علماء امت** اپنے فرض کو محسوس کریں اور ارشاد و ہدایت دینی کے اس منصب کو دوبارہ سنبھالنے کے لئے مستعد ہو جائیں جسے خود ہی عرصہ سے انھوں نے چھوڑ رکھا ہے"

الجمعیۃ نے دو باتوں کو تسلیم کر لیا ہے۔ اول علماء ارشاد و ہدایت دینی کے کام کو عرصہ سے چھوڑ چکے ہیں دوم مسلمانوں کی بیماری کا واحد علاج قرآن کریم اور سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع ہے۔ پس جو جماعت خود ہی اپنے مقام و مرکز سے ہل چکی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان **علماء سوء** کو آسمان کے نیچے **اشتر** قرار دیا ہے انسے رشد و ہدایت کی توقع کیا حاصل ہے۔ انکو تو ایک دوسرے کی تکفیر، مخالفت سے ہی فرصت نہیں اور قرآن مجید کے حقائق و معارف سے ناواقف محض ہیں اور عملی حالت ان کی اس سے زیادہ نہیں کہ قرآن مجید نے گویا تمثیل **الحمار** کہا ہے پھر ان سے کسی قسم کی توقع قوم کو گمراہ کرنا ہے مسلمانوں کی کامیابی کا بے شک یہ واحد علاج ہے کہ وہ قرآن کریم اور سنت نبی کریم پر عمل کریں۔ اور اسکے ساتھ ہی یہ ہے کہ اس زمانہ کے **فقیہوں** اور **فریسیوں** سے بچتے رہیں جب تک اس قوم کا ستیاناس نہیں ہوگا **عوام** کی اصلاح بھی مشکل ہو جاویگی۔ پس یہ اصلاح قوم علماء کے ہاتھ سے نہیں ہوگی جو علمائے ربانی نہیں بلکہ انکا سارا علم اتباع نفس کے لئے ہے ہاں خدا تعالی نے ہمیشہ سے اپنی سنت یہی رکھی ہے کہ وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ دنیا کی اصلاح کرتا ہے اور اس زمانہ کو بھی اسنے خالی نہیں چھوڑا اور اپنا برگزیدہ بندہ **مسیح موعود** نازل کیا۔ اب تمام برکات اور فیوض کے لئے ضروری ہے کہ اسکے ساتھ ہو جائیں اور اگر مسلمان ان شورہ پشت ملانوں کے اثر کو جو سامری رنگ رکھتا ہے خود ترک نہ کریں گے تو خدا تعالی اپنے زور آور حملوں سے اس سچائی کو دنیا میں پھیلائے گا جیسا کہ وہ پھیلا رہا ہے۔ پس واحد علاج یہی ہے کہ اس زمانہ کے فقیہوں اور فریسیوں سے قطع تعلق کیا جائے اور حضرت مسیح موعود **علیہ الصلوٰۃ والسلام** کے ساتھ تعلق پیدا کیا جاوے +

جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ انبالہ کا چندہ ممبری

نہایت افسوس سے جمعیۃ مذکورہ کے سکرٹری کا اعلان اخبارات میں شائع ہو رہا ہے کہ بعض ممبروں نے تین تین اور دو دو سال سے چندہ نہیں دیا اور اب وہ دس روز کا انتظار کر کے وی پی بھیجینگے۔ یہ مسلمانوں کی مشترکہ تبلیغی انجمن کی حالت ہے کہ اسکے ممبر جو تین تین سال تک چندہ نہیں دیتے ایسی حالت میں نشر و اشاعت اسلام کی حقیقت ظاہر ہے دراصل مالی قربانی کے لئے جب تک انسان کے اندر خود اسلام کی حقیقت اور روح پیدا نہ ہو کوئی حس پیدا نہیں ہو سکتی۔ تبلیغ اسلام کے لئے بہت سی آوازیں اٹھتی ہیں اور بہت سی انجمنیں قائم ہوتی ہیں مگر انہیں کوئی کامیابی نہیں ہوتی اسکی وجہ یہی روح کا نہ ہونا ہے برخلاف اسکے ہم جو ان ملانوں کے نزدیک کافر اور مرتد اور کیا کچھ ہیں اس راستہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دینا آسان سمجھتے ہیں کیوں؟ محض اسلئے کہ ہم نے اسلام کو رسم کے طور پر قبول نہیں کیا بلکہ خدا تعالی کے تازہ بتازہ نشانات کو دیکھ کر ہم زندہ خدا، زندہ رسول، زندہ اسلام پر ایمان لائے ہیں اور اب اسکے لئے ہر قربانی ہمارے لئے خدا کے فضل سے آسان ہے۔

ابھی امام جماعت احمدیہ نے ایک لاکھ کی تحریک کی تھی خدا کا شکر ہے کہ سوا لاکھ کے قریب وعدے ہو چکے ہیں اور تیس ہزار سے اوپر نقد آ چکا ہے اور یہ سب کچھ تبلیغ اسلام کے لئے ہے خدا تعالی جنکو اس کام کا اہل سمجھتا ہے انہیں اسباب بھی عطا کرتا ہے اب خدا تعالی نے ظاہر کر دیا ہے کہ

احمدی جماعت ہی تبلیغ حق کی اہل ہے

اسلئے کہ **اشاعت اسلام** کا کام اسی کے ذریعہ سے ہو رہا ہے دوسرے لوگ جو اس کام کو اخلاص سے کرنا چاہتے ہیں جبتک وہ اس مذہب میں داخل نہ ہوں گوہر مقصود کو نہیں پا سکتے +

اسلامی دنیا

مصری طلباء کی جمیعۃ کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ بیت الامت میں جاکر سید زغلول پاشا کو انکی جماعت کی کامیابی پر مبارکباد دیں۔

حکومت مصر نے بنہا میں ہر قسم کے اجتماعات کی ممانعت کر دی ہے۔ اور شام کے بعد گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسکی وجہ وہ مظاہرات ہیں جو یہاں کے باشندوں نے زغلول پارٹی کی حمایت میں کیئے گئے تھے۔

حجازی لشکر میں بھرتی کے لیئے تحسین پاشا وزیر جنگ نے شمالی عرب کے باشندوں کے نام اپیل کی ہے۔ جسمیں سب کو حجازی لشکر میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ تاکہ کسیطرح نجدی لشکر کو حجاز سے نکالدیا جاوے۔ علاوہ وردی وغیرہ کے سپاہیونکو ۲۰ مجیدی ماہانہ تنخواہ کا وعدہ کیا ہے۔

سابق شاہ ایران محمد علی جو موجودہ شاہ ایران کے والد تھے ۴ اپریل ۱۹۲۵ء کی رات اپنی جائے رہائش سان ریمو میں فوت ہوگئے۔ آپکی لاش طہران پونہچائی گئی۔ موجودہ شاہ ایران کے متعلق توقع ہے کہ وہ پیرس سے آجائیں گے۔

موصل کے تبادلہ میں ترکی نے موصل اور اناطولیہ میں برطانیہ کو ابتدائی اقتصادی مراعات دینے کی خواہش ظاہر کی تھی مگر ترکی سفیر مقیم لنڈن کو محکمہ خارجہ نے بتایا ہے کہ موصل ہمارا نہیں ہے جو ترکی کو دیدیا جاوے۔ بلکہ وہ عراق کے قبضہ میں ہے اور مجلس اقوام کی اسپر سیادت ہے۔

ترکی کی پارلیمنٹ میں شیخ ضیاء الدین آفندی نے احرار کے خلاف زبردست تقریر کی اور کہا کہ اسوقت آستانہ میں ایکہزار کے قریب شراب کی دوکانیں اور آٹھ سو ناچ گھر ہیں اور میخواری عورتوں میں بھی رائج ہو چکی ہے۔ بعض لوگ مغربی رسم ورواج اور مدنیت کے دلدادہ ہیں۔ لیکن وہ یورپ کے علم وفنون کو قبول نہیں کرتے۔ اسکی اچھی باتوں کو چھوڑنا اور اسکی بری باتونکو قبول کرلینا کونسی دانشمندی ہے۔ یہ ترقی نہیں بلکہ تنزل ہے۔ روشنی نہیں بلکہ ظلمت ہے۔

اسی سلسلہ میں مقرر نے کہا کہ ہمارے ملک میں ہر ایک شخص یہ کہنے لگا ہے کہ میرا کوئی مذہب نہیں۔ تقریر نہایت زبردست اور موثر تھی۔ احمد اللہ صبحی بے نے اس تقریر کی تردید کی اور کہا کہ

"موجودہ نسل کے اخلاق گذشتہ نسل کے اخلاق سے عمدہ ہیں۔"

قسطنطنیہ میں عنقریب ایک تجارتی کانفرنس ہونے والی ہے۔ وہاں کی تمام تجارتی کمپنیوں نے اپنے نمایندے مقرر کیئے ہیں اور ترکی کے تمام اضلاع سے بھی مختلف کمپنیوں کے نمایندے آئینگے۔ اور پرایئویٹ طور پر تجارت کرنے والونکو بھی شرکت کا ہر ممکن موقعہ بہم پونہچایا جائے گا۔ حکومت کیطرف سے بھی سرکاری نمایندوں کی شرکت کی قوی امید ہے۔ اس کانفرنس میں یہ کوشش کیجاویگی کہ انفرادی طور سے جو لوگ تجارت کرتے ہیں انھیں کمپنیاں بناکر تجارت کرنے کے لیئے سہولتیں حاصل ہو جائیں۔ اور تمام کمپنیوں کے حقوق کی نگہداشت اور تمام تجارتی معاملات کی نگرانی کیلیئے ایک مرکزی انجمن بنائیجاویگی۔

سلطان ابن سعود نے اعلان کیا ہے کہ حج کے لیئے حاجیونکو ہر قسم کا آرام اور سہولت بہم پونہچائی جائیگی۔ بمبئی کی حج کمیٹی قونصل جدہ کے ذریعہ اطمینان کرنیکی کوشش کر رہی ہے کہا جاتا ہے کہ بمبئی میں پانچسو حاجی بیکار پڑے ہوئے ہیں۔

کہتے ہیں کردستان میں ایک اور بغاوت رونما ہوئی ہے۔ شیخ غزالی ایک کردی سردار نے جو عراق کی سرحد پر ایک ایرانی ضلع کا سردار ہے۔ علم بغاوت بلند کیا ہے۔ حکومت ایران نے اسکی سرکوبی کے لیئے ایک مہم روانہ کر دی ہے۔ ابھی تک اس واقعہ کی تفصیلات معلوم نہیں ہوئیں۔

ترکی سے اخراج بطریق کا قضیہ آخر ختم ہوگیا۔ یونان نے تسلیم کرلیا ہے کہ ترکی قوانین کے موافق وہاں کوئی مذہبی پیشوا نہ رہے اور بطریق مذکور مستعفی ہو جاوے۔

مکہ معظمہ مدینہ منورہ اور دیگر بلاد اسلامیہ میں جمعرات کے دن پہلا روزہ ہوا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

۱۰ اپریل ۱۹۲۵ء کی شام کو لارڈ ریڈنگ نے ہندوستان کی والیسرائلٹی کا چارج مکمل طور پر لیلیا۔ اگزکٹو کونسل کے ممبروں کے علاوہ دوسرے بلند پایہ افسران موجود تھے۔ وائسرائے نے سر شادی لعل چیف جسٹس ہائیکورٹ لاہور کے سامنے حلف وفاداری لیا۔ چارج لینے پر ۳۱ توپ کی سلامی کے ساتھ اعلان ہوگیا۔

لاہور کے پیپلز بنک کے بجائے پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا کے نام سے لالہ ہرکشن لعل نے نیا بنک مہاراجہ پٹیالہ کے ہاتھ سے کھولا ہے۔ جسکا سرمایہ پچاس لاکھ ہوگا۔ جاری ہوتے ہی بیس لاکھ سے زیادہ کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔

مدراس کارپوریشن کی سب کمیٹی انسداد گداگری نے سپارش کی ہے کہ تمام گداگروں کے لیئے قانون وضع کیا جاوے اور اسے جرم قرار دیا جاوے۔

اسلام سے بڑھکر گداگری کا کوئی دشمن نہیں مگر افسوس ہے کہ گداگروں کی تعداد مسلمانوں میں بہت زیادہ ہے۔

بمبئی کے مسٹر ایم۔ این واڈیہ نے ۱۶ لاکھ کا عطیہ بمبئی میں طبی امداد کی وسعت کے لیئے گورنمنٹ بمبئی کو دیا ہے۔ جس سے ہارڈ نگ کالج کے متصل ایک ہسپتال بنایا جائیگا۔ جسمیں ۱۲۰ بستر عورتوں کے لیئے رکھے جاوینگے بمبئی میونسپلٹی ۳۰ ہزار روپیہ سالانہ کی مدد دیگی اور گورنمنٹ بمبئی بھی اسی قدر۔

لاہور کے اہل قرآن نے مولوی ظفر علیخان وغیرہ کے خلاف ایک فوجداری مقدمہ دائر کیا ہے۔ باہم مصالحت کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہماری رائے میں بھی صلح بہتر ہے۔

لکھنؤ کے کاغذ کے کارخانوں میں ہڑتال ہوگئی ہے مزدوروں کی شکایت ہے کہ انکا ۲۵ فیصدی کا الونس جو جنوری سے بند کر دیا گیا ہے پھر جاری کیا جاوے۔ ہڑتال سے پہلے مالکوں کو اطلاع دیدی تھی وہ اس شرط پر بھی کام کرنیکو طیار تھے اگر صرف انکی مرتب کردہ انجمن کو تسلیم کر لیا جاوے۔ مالکان غیر مشروط طور پر کام کرنے کا مطالبہ کرتے تھے۔ ہڑتال جاری ہے۔ اور صورت نازک ہو رہی ہے۔

سادھو مہا منڈل کے اجلاس میں یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ ملکانوں اور مالابار کی ہندوؤنکو پرائشچت کرکے شدھ کرلیا جاوے۔ گویا ارتداد کی تجویز پر سادھوؤں کی جماعت نے بھی عملی قدم اوٹھایا ہے۔ مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی گئی ہے۔ کہ لاہور کی کسی طوائف کو ایک مسلمان والی ریاست نے ایکہفتہ میں ۳۰ ہزار روپیہ دیئے ہیں۔ مسلمان رؤسا کی یہ حالت ہے کہ

ع خرم وخنداں نشستہ با بتان نازنین

اور اسلام کی ضروریات ان سے جو مطالبہ کرتی ہیں اسکے لیئے ان کے پاس کچھ نہیں آہ

فَلْيَبْكِ عَلَى الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا

کلکتہ میں ہڑتال کی وجہ سے چمڑے کے گودام بند ہوگئے ہیں چار ہزار مزدور بیکار ہوگئے ہیں۔ مزدور ۲۵ فیصدی اضافہ چاہتے ہیں۔

راولپنڈی کے ریلوے مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے ابھی تک جاری ہے۔ انسے دوسرے مقامات کے بھی ریلوے والے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہندوؤں نے امرتسر سے ایک نیا روزنامہ رام نامہ جاری کیا ہے اسکی پالیسی سنگٹھن کی تائید ہے۔ دراصل تنظیم کا جواب ہے۔

حکیم اجمل خاں صاحب بحالی صحت کے لیئے یورپ کو روانہ ہوگئے ہیں۔

مہاراجہ کشمیر کے متبنّیٰ مہاراجہ کمار جگت دیو سنگھ صاحب کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے اسطرح مہاراجہ صاحب بہادر کے ہاں پوتا پیدا ہوا مبارک ہو۔

لالہ لاجپت رائے صاحب نے کلکتہ کی ہندو مہا سبھا کی صدارت میں تقریر کرتے ہوئے مہا سبھا کو جو مشورے دئیے ہیں انمیں یہ بھی ہے کہ ہندو لڑکونکو صنعت کی طرف مائل ہونے کی جرأت دلاؤ۔ چھوت کو دور کرو۔ پردہ دور کرکے ہندو عورتونکی حالت درست کرو انکو تعلیم دو انکی جسمانی اور دماغی حالت درست کرنے کے ذرایع اختیار کرو۔

کالکا ریلوے کے ملازمین نے ایجنٹ صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ ہڑتال کے تصفیہ کے لیئے مسٹر مال اور ایم رائے خاں اراکین یونین سے بات چیت کریں کیونکہ وہ ہمارے رہنما اور نمایندے ہیں۔

پنجاب ریلوے ہڑتال کا اثر ہوا ہے کہ ملتان مسافر گاڑی ۷ گھنٹے دیر کرکے پونہچی۔ ہڑتال کی لہر راولپنڈی سے کنڈیاں